UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222120

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—881—5-8-74—15,000.

**OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

Call No. ۸۹۱۵ د ۳۳۳ Accession No. U497

Author پریم چند

Title روٹھی رانی

This book should be returned on or before the date last marked below.

سلسلہ

فسانۂ دلپذیر نمبر ۲

# روٹھی رانی

(ایک قصہ)

از

"نواب رائے"

مطبوعہ

زمانہ پریس کانپور

# نوٹ پبلشر

ہندوستان مین بہت سی رانیان گذری ہین جنھون نے کسی نہ کسی بات مین شہرت حاصل کی ہی۔ کوئی اپنے حسن و جمال کے لیے کوئی اپنی انتظامی قابلیت کے لیے۔ کوئی اپنی مردانہ ہمت کے لیے، کوئی اپنی عصمت کے لیے ہمیشہ یادگار رہے گی، مگر اُما دے بھٹانی نے سب سے نرالی اور انوکھی شہرت حاصل کی ہی، میان بیوی کا بگاڑ، ساون بھادون کی بوچھار ہے مگر رانی اُمادے اپنے شوہر سے ایسی روٹھی کہ زندگی بھر سہاگ مین رنڈاپے کا سوگ اُٹھاتی رہی۔ اسکی عجیب و غریب کہانی۔ راجپوتانہ کے مشہور مؤرخ منشی دیبی پرشاد صاحب کے ہندی قصہ پر مبنی ہی جو ۱۹۰۸ء کے رسالہ زمانہ مین شایع ہو چکی ہی، اب بعض قدر دانان ادب کے اصرار سے کتابی صورت مین اہل ملک کی نذر کی جاتی ہی۔

پبلشر

# روٹھی رانی

## اوما دے بھٹانی

(۱)

### شادی کی طیاری

اُمادے جیسلمیر کے راول لون کرن کی بیٹی تھی، جو ۱۵۳۰ء مین فرمانروائی کی گدی پر جلوہ افروز ہوا تھا۔ بیٹی کے پیدا ہونے سے پہلے تو ذرا دل شکستہ ہوا مگر جب اُسکے حُسن و جمال کی خبر پائی تو آنسو پونچھ گئے۔ تھوڑے ہی دنون مین اس لڑکی کے حُسن کی دھوم سارے راجپوتانہ مین مچ گئی سکھیان سوچتی تھین کہ دیکھین یہ نازنین کس بھاگوان کو ملتی ہے، وہ اُسکے آگے دیس دیس کے راجاؤن مہاراجون کے اوصاف بیان کیا کرتین اور اُسکے جی کی تھاہ لیتین لیکن اُمادے اپنے حُسن کے غرور مین کسی کو خیال مین نہ لاتی تھی اور صرف اوصاف ظاہری پر اُسکے

ناز نہ تھا۔ وہ اپنے دل کی مضبوطی، حوصلہ کی بلندی اور فیاضی مین بھی اپنا نظیر نہ رکھتی تھی۔ عادات سارے عالم سے نرالے تھے چھوئی موئی کی طرح جہان کسی نے اُنگلی دکھائی اور وہ کمھلائی۔ ماں کہتی بیٹی پرائے گھر جانا ہے۔ تمہارا نباہ کیونکر ہوگا۔ باپ کہتا بیٹیا! چھوٹی چھوٹی باتوں پر بُرا نہ ماننا چاہیے۔ پر وہ اپنی دھن مین کسی کی سُنتی تھی۔ سب کا جواب اُسکے پاس خاموشی تھی کوئی کتنا ہی بھونکے جب وہ کسی بات پر اڑ جاتی تو اڑی ہی رہتی تھی

آخر لڑکی شادی کرنے کے قابل ہوئی۔ رانی نے راول سے کہا کہ بے خبر کیسے بیٹھے ہو، لڑکی سیانی ہوئی اسکے لئے بر ڈھونڈھو بیٹی کے ہاتھون مین مہندی رچاو۔

راول نے جواب دیا، جلدی کیا ہے، راجا لوگون مین چرچا ہو رہا ہے۔ آجکل مین شادی کے پیغام آیا چاہتے ہین اگر مین اپنی طرف سے کسی کے پاس پیغام بھیجونگا تو اُس کا مزاج آسمان پر چڑھ جائے گا۔

ماڑ واڑ کے بہادر راجہ مالدیو[1] نے بھی اُمادے کے حُسن جہانسوز کا

---

[1] راؤ مالدیو سمت ۱۵۸۸ مین گدی پر بیٹھا ۱۲

شہرہ سنا اور اُسکا غائبانہ عاشق ہوگیا۔ اُسنے راول سے کہلا بھیجا کہ مجھے اپنی فرزندی مین قبول فرمائیے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان زمانۂ قدیم سے رشتے ہوتے چلے آئے ہین۔ آج کوئی نئی بات نہین ہے۔

راول نے یہ پیغام پاکر دل مین کہا، واہ! میرا سارا راج تو تاخت و تاراج کر ڈالا اب شادی کا پیغام دیتے ہین، مگر پھر سوچا کہ شیر پنجرے ہی مین پھنستا ہے۔ ایسا موقع پھر نہ ملیگا، ہرگز نہ چوکنا چاہیے یہ سوچکر راول نے سونے چاندی[1] کے ناریل بھیجے۔ راؤ مالدیو جی برات سجا کر جیسلمیر بیاہ کرنے آئے۔ جیتا اور کونپا جو اُسکے سردار تھے اُسکے دائین بائین چلتے تھے۔

راول نے اپنی رانی کو بلایا، اور قلعہ کے جھروکے سے راؤ مالدیو کی سواری کو دکھا کر کہا کہ یہ وہی شخص ہے جسکے خوف سے نہ مجھے رات کو نیند آتی ہے اور نہ تجھے کل پڑتی ہے۔ یہ اب اسی دروازہ پر تورن[2] باندھیگا

[1] شادیون مین راجا لوگ سونے چاندی کے منڈھے ہوئے ناریل بھیجا کرتے ہین۔ ۱۲

[2] تورن باندھنا تورن مارواڑی زبان مین محراب کو کہتے ہین۔ سسرال کے دروازہ پر جاکر محراب کو چھڑی یا تلوار سے چھوتا ہے۔ اسے تورن چھونا، تورن چھکانا یا مارنا کہتے ہین چونکہ گھرون کے دروازے ... رہی ہوتے ہین۔ اس سے تورن کے معنے دروازے کے سمجھے جاتے ہین۔ شادی کے وقت نیز ... دن پہر کاٹھ کی چڑیون کا ایک گلدستہ بناکر لٹکا دیتے ہین۔ اُسمین نوشہ بر تورن ... چھوتا ہے۔ ۱۲

جو اکثر اسی کے خوف سے بند رہتا ہے مگر دیکھا مین بھی کیا کرتا ہون۔ اگر چونری[1] مین سے بچکر چلا گیا تو مجھے راول مت کہنا۔ بیٹی تو بیوہ ہو جائیگی پر تیرے دل کا کانٹا جنم بھر کے لئے نکل جائیگا۔ بلکہ سارے راجپوتانہ کو امن و امان حاصل ہو جائیگا۔

رانی یہ سنکر رونے لگی۔ راول نے ڈانٹکر کہا۔ چپ ا ر دیگی تو بات پھوٹ جائیگی پھر خیریت نہین۔ یہ ظالم سبھی کو لوٹ کر جائیگا۔ دیکھو ذرا شادی کرنے آیا ہے۔ مگر فوج کتنی ساتھ لایا ہے۔ گویا کسی سے لڑنے جا رہا ہے اتنی فوج تو گھڑسیسر[2] کا سارا پانی ایک ہی دن مین پی جائیگی ہم تم اور سب شہر کے باشندے پیاسے مر جائینگے۔ رانی کو بیٹی کے بدھوا ہو جانے کے خوف سے صدمہ تو بہت ہوا۔ مگر شوہر کی بات مان گئی اور چھاتی پر پتھر رکھکر چپ ہو رہی تاہم اُسکی گھبراہٹ اور پریشانی چھپائے نہین چھپتی تھی۔

---

[1] چونری اس مقام کو کہتے ہین جہان شادی ہوتی ہے ۱۲

[2] ایسی مثالین اس زمانہ کی راجپوتون مین اکثر ملتی ہین جنکا عمدہ ذکر دلی داستان ٹاڈ راجستھان مین ہوا ہے

[3] جیسلمیر مین ایک جھیل ہے

بیٹی ماں کو گھبرائی ہوئی دیکھکر سمجھ گئی کہ ال میں کچھ کالا ہے - مگر کچھ پوچھنے کی ہمت نہ پڑی - بیٹی ذات اتنی ڈھٹائی کیسے کرتی - ماں کا رونا محبت کا رونا نہ تھا - جب اُسنے ماں کا اضطراب لمحہ بہ لمحہ بڑھتے دیکھا تو تاڑ گئی کہ آج سہاگ اور رنڈاپا ساتھ ساتھ ملنے والا ہے - جی میں بہت تڑپی تلملائی - مگر کلیجہ مسوس کر رہ گئی - کیا کرتی - ہمارے یہاں بیٹی بن سینگوں کی گائے ہے - ماں باپ اُسکے رکھوالے ہیں - مگر جب ماں باپ ہی اُسکے جان کے گاہک ہو جائیں لوگوں کی کس سے کہے -

سکھی سہیلیاں پھولی پھولی پھرتی تھیں - راج محل میں شادیانے بج رہے تھے چوطرفہ مسرت کے جلوے نظر آتے تھے - اُدھر باراتیوں میں بھی خوب طیاریاں ہو رہی تھیں - رقص و سرود کی محفل گرم تھی مگر افسوس کسی کو کیا معلوم کہ جس دولھن کے لئے یہ سب ہو رہا ہے وہ اندر ہی اندر گھلی جا رہی ہے - سکھیاں اُسے دولھن بنا رہی ہیں کوئی اُسکے ہاتھ پاؤں میں مہندی رچاتی ہے - کوئی موتیوں سے مانگ بھرتی ہے - کوئی چوٹی میں پھول گوندھتی ہے - کوئی آئینہ دکھا

کہتی ہے۔ خوب بنی ہو۔ پر یہ کوئی نہیں جانتا کہ بنی کی جان پر آبنی ہے۔ جون جون لگن ڈھلتا ہے۔ اُسکے چہرے کا رنگ اُڑتا جاتا ہے سکھیاں اور ہی دھیان مین ہین۔ یہان بات ہی اور ہے۔

اُمادے یکایک سکھیون کے جھرمٹ سے اُٹھ گئی۔ اور بہاریلی نام کی ایک سگھڑ سہیلی کو اشارے سے الگ بلاکر کچھ باتین کرنے لگی۔

بہاریلی روپ بدلکر چپکے سے راگھوجی جوتشی کے پاس گئی اور پوچھنے لگی کہ کیا آپ نے کسی کنواری کنیان کے بیاہ کا مہورت نکالا ہے۔ اُنھون نے جواب دیا۔ اور کسی کا تو نہین راول جی کی بائی کے بیاہ کا مہورت البتہ نکالا ہے۔

بہاریلی۔ کیا آپ پھیرون کے وقت بھی جاینگے ؟

جوتشی۔ نہ جاونگا تو مہورت کی خبر کیسے ہوگی۔

بہاریلی۔ کیا اس شہر مین آپ اور بھی کہین مہورت بتاتے اور شادیاں کرواتے ہین ؟

جوتشی۔ سارے شہر مین میرے سوا اور ہی کون۔ راجا پرجا سب مجھ ہی کو بلاتے ہین۔

بھاریلی - جوتشی جی ناراض نہ ہوجیئگا - جن لڑکیون کی شادیان آپ کرواتے ہین، وہ کتنی دیر تک سہاگن رہتی ہین -

جوتشی (چونک) این ! یہ تو نے کیا کہا !! کیا مجھسے دل لگی کرتی ہے؟

بھاریلی - نہین جوتشی جی، دل لگی تو نہین کرتی، سچ مچ کہتی ہون -

جوتشی - ان باتون کا جواب میرے پاس نہین - تیرا مطلب جو کچھ ہو صاف صاف بیان کر -

بھاریلی - کچھ نہین، آپ اپنے مہورت کو ایک بار اور جانچ لیجیے -

جوتشی - کچھ کہیگی بھی ؟

بھاریلی - آپ اپنی ساعت پھر سے دیکھ لیجیے تو کہون -

جوتشی - چل دور، ہم بوڑھون سے کھیل نہین کرتے -

یہ کہکر جوتشی جی اندر چلے گئے - مگر پھر سوچ بچار کر پوتھی نکالی - ساعت کو خوب اچھی طرح جانچا، اور انگلیون پر گن گنا کر بولے - "مہورت مین کوئی نقص نہین ہے"

بھاریلی (افسردگی سے) تو پھر قسمت ہی پھوٹی ہوگی -

جوتشی - (بدحواس ہوکر) نہین مین نے جنم پتر دیکھکر مہورت نکالا تھا -

بھاریلی - اجی کرم پتر بھی دیکھا ہے، تمہارے مہورت مین تو بائی جی
کو دکھ بھوگنا لکھا ہے -

جوتشی - (کچھ سوچکر) تو کیا راول جی کچھ دغا فریب کرنے والے ہین ؟

بھاریلی - ہان! راؤ مالدیو کو یون تو مارنے سے رہے - اب صلاح
ہوئی ہے کہ شادی کے وقت پھیرون ہی مین اُنھین مار ڈالین -

جوتشی - ارے رام! رام!! رام!!! ایسے راجاؤن کو دھتکار ہے -

بھاریلی - مہاراج!! اسوقت ان باتون کو تو رکھو، اگر رہائی کی کوئی تدبیر
ہو تو بتلاؤ -

جوتشی - جب راول جی ہی کو بیٹی پر رحم نہین آتا، تو مین غریب برہمن
کیا کر سکتا ہون -

بھاریلی - انسان چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے -

جوتشی - تو ہی بتا مین کیا کرون ؟

بھاریلی - اچھے جوتشی ہو، راج درباری ہو کر مجھسے پوچھتے ہو کہ مین
کیا کرون -

جوتشی - راج درباری ہونے سے کیا ہوتا ہے - تو نے سُنا نہین

"گرو گرو بدیا اور سر پیر بدمہ"

بھاریلی۔ تو پھر میری تو یہی صلاح ہے کہ راؤ مالدیو کو آگاہ کر دینا چاہئے۔

جوتشی۔ ہان ایسا ہو سکتا ہے۔

بھاریلی۔ تو کیا مین جاکر بائی جی سے جاکر کہدون کہ تمہارا کام ہوگیا۔

جوتشی۔ (پہچان کر) ارے اکیا تو بھاریلی ہے ؟

بھاریلی۔ جی ہان۔

جوتشی۔ اچھا مین جاتا ہون۔

(۲)

# شادی

دن ڈھل گیا۔ بازار میں چھڑکاؤ ہو گیا۔ لوگ بارات دیکھنے کے لئے گھروں سے اُمڈے چلے آتے ہیں۔ جوتشی نے دربار میں جاکر راول سے کہا۔ اب خیر مقدم کرنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اب سواری کی تیاری کا حکم دیجئے۔

راول۔ بہت اچھا۔ بارات والوں کو بھی اسکی خبر کردو۔

جوتشی۔ ہاں خوب یاد آیا۔ ایک بات مجھے مارواڑ کے نجومیوں سے پوچھنی ہے۔

راول۔ وہ کیا؟

جوتشی۔ جنم پتر سے تو نہیں پر بولتے نام سے راؤ جی کو آج چوتھا چندرماں[1]

[1] جوتش کی اصطلاح ہے۔ جب یہ دونوں ستارے یکجا ہو جاتے ہیں تو انسان کی زندگی پر زوال آتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے قران السعدین انسان کے لئے بہت مبارک کہا جاتا ہے ۱۲

اور آٹھوان سورج ہے۔

راول۔ تو اس سے کیا مہورت تو آپنے جنم پتر ہی سے نکالا ہے۔

جوتشی۔ مہاراج اپکارنے کے نام سے بھی گرہ دیکھے جاتے ہین چوتھا چندرمان اور آٹھوان سورج نحس ہوتا ہے کوئی گرہ بارہوان نہین ہے نہین تو ......

راول۔ ر جی مین کیا اچھا ہوتا جو کوئی بارھوان گرہ بھی ہوتا تاکہ تمھیون نحوستین یکجا ہو جاتین (زور سے) مارواڑ بڑی سلطنت ہے۔ وہان نجومیون کی کمی نہین ہے۔ انھون نے ضرور سب باتون کی احتیاط کر لی ہوگی آپ کچھ نہ کہیگا۔ نہین تو انھین خواہ مخواہ شک ہو جائیگا۔

جوتشی۔ نہین آگاہ کر دینا میرا فرض ہے مین آپکے خاندان کا خیرخواہ ہون مین ابھی جا کر انسے کہتا ہون کہ رد بلا کی کوئی تدبیر کیجیے

راول۔ کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟

جوتشی۔ یہی خیرات وغیرہ۔

راول۔ یہ سب مین اپنی طرف سے کرا دونگا۔ انسے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

جوتشی۔ نہین۔ یہ خیرات انھین کی طرف سے ہونی چاہیے

راول۔ کیا میری طرف سے ہونے مین کچھ نقصان ہے

جوتشی - اپنی طرف سے تو تب وان کرایا جاتا جب بائی جی کا ستارہ گردش میں ہوتا۔

راول - آج بائی جی کا ستارہ کیسا ہے

جوتشی - نہایت مسعود و مبارک ہر عورت کے ستارون کا اچھا یا برا ہونا زیادہ تر اُسکے شوہر کے ستارون پر منحصر ہے اسلئے بائی جی کی بھی وہی گرہ سمجھنی چاہئے جو راؤ جی کی ہے۔

راول - اچھا تو برات مین ہو آیئے۔ دیر نہ کیجئے گا یہان بھی کام ہے۔

جوتشی (چٹکی بجا کر) گیا اور آیا۔

راول سے حکم پاکر جوتشی جی خوش خوش وہان سے چلے۔ راؤ مالدیو جی کو خبر ہوئی کہ جوتشی رگھو جی آتے ہین۔ راؤ جی نے کہا "انکا بڑی عزت سے استقبال کرو وہ بڑے نامی نجومی ہین، وہ کیا اُنکے بیٹے پنڈو جی بھی علم نجوم کے بڑے ماہر ہین" چوبدار اور ڈیوڑھی دار دوڑے اور جوتشی جی کو ہاتھون ہاتھ لے آئے جوتشی جی دعا دیکر بیٹھ گئے راؤ جی نے خیر و عافیت پوچھ کر کہا "آپ کیونکر تشریف لائے"

جوتشی (ادھر اُدھر دیکھکر) کچھ ساعت بتلانی ہے۔

یہ سنتے ہی لوگ ہٹ گئے جوتشی جی راؤ صاحب سے دو دو باتین کرکے چلدیئے

راوجی کو بڑی فکر دامنگیر ہوئی۔ فوراً سردارون کو بلاکر مشورہ کیا کہ ایسی حالت مین کیا کرنا چاہیے۔

اتنے مین نقارون کی آواز آئی چوطرفہ شور مچنے لگا کہ راول جی کی سواری آئی۔ تب راوجی بھی سر پر مور اور ماتھے پر سہرا باندھکر اپنے ڈیرے سے نکلے۔ اور گھوڑے کی پوجا کرکے اُسپر سوار ہوئے۔ برات چڑھی۔ کچھ دور جاکر سب جلوس تھم گیا۔ فرش فروش تکیہ مسند لگا دیے گئے۔ راول اور راؤ دونون اپنے اپنے گھوڑون سے اترے اور گلے ملے۔ پھر نشان کا ہاتھی آگے کی طرف بڑھا۔ اور اُسکے ساتھ دونون مہاراجے قلعے کی طرف چلے۔ دروازہ پر پہنچکر راول جی تو اندر تشریف لے گئے، اور راوجی توران باندھنے کی رسم ادا کرکے پیچھے پہونچے۔ محلسرا مین پھر دونون ملکر باہم مسند پر متمکن ہوئے

راج محل مین شادی کی طیاری ہوگئی۔ ناظر راوجی کو بلانے آیا۔ راوجی کے ساتھ راول جی بھی اُٹھے۔ مگر راؤ کے سردارون نے اُنھین روکا کہ آپ ہمین تنہا چھوڑکر کہان جاتے ہین۔ راول جی نے جھانسہ دیکر چاہا کہ یہان سے چلا جاؤن۔ مگر کون جانے دیتا ہے۔ راؤ کے سردارون نے اُنکا ہاتھ پکڑکر بیچ مین بٹھا لیا۔ اب تو لینے کے دینے پڑگیے۔ جاتے تھے راؤ کو

مارنے اب اپنی ہی جان کے لالے پڑ گئے۔ اُنکے سردار بھی سب سٹی پٹی بھول گئے۔ اُدھر راؤ جی بے کھٹکے خرامان خرامان رنواس مین داخل ہو گئے۔

زنانی دہلیز مین پہونچتے ہی اُمادے کی مان نے راؤ جی کی آرتی اُتاری۔ اُنکے ماتھے پر دہی کا ٹیکا[1] لگایا، اور جی مین کہا کہ ایسے ہی میرا کلیجہ ٹھنڈا رہے۔ بعد ازان ناک کھینچکر[2] اپنا دوپٹہ اُنکے گلے مین ڈالکر اُنھین چونری مین لے آئی۔

برہمن وید منتر بڑی خوش الحانی سے پڑھنے لگے۔ آگ مین آہوتی پڑی ہوم ہونے لگا راؤ جی کا ہاتھ اُمادے کے ہاتھ سے ملایا گیا۔ اُمادے آگے ہوئی اور راؤ جی پیچھے پیچھے چلے تین بار ہون کُنڈ کا طواف کیا۔ تب عورتین یہ گیت گانے لگین

پچھلے[3] پھیرے بائی کا کاری بھتیجی۔

---

[1] جیسے بر کی مان برات روانہ ہونے کے قبل اُسے دودھ پلاتی ہے۔ ویسے ہی ساس اُسکے ماتھے پر دہی لگاتی ہے یعنی اُسے اپنی لڑکی کا شوہر مان لیتی ہے۔ کہاوت ہے "دہی کی بات سہی"

[2] یہ بھی شادی کی ایک رسم ہے ۱۲۔

[3] (گیت کا مطلب یہ ہے): باپ لڑکی اُسوقت دے چکتا ہے جب داماد گلے ملتا ہے۔ مان اُسوقت جب وہ داماد کے ماتھے پر دہی کا ٹیکہ لگاتی ہے۔ اسکے بعد وید اور شاستر کے مطابق لڑکی کی شادی ہوتی ہے اسوقت اُسپر چچا ماموں اور پھوپھی کا تھوڑا بہت حق رہ جاتا ہے۔ اگر چچا کو کچھ کہنا یا اعتراض کرنا ہو تو پہلے پھیرے تک کر سکتا ہے۔ ماموں دوسرے پھیرے تک اور پھوپھی تیسرے پھیرے تک۔ چوتھے پھیرے مین لڑکی پرائی ہو جاتی ہے پھر کسی کا اُسپر کوئی حق باقی نہین رہ جاتا۔ اسی لئے چوتھے پھیرے کے پہلے ہی دولہا دولھن کے آگے جاتا ہے گویا اُسوقت سے وہ اُسکا خاوند اور آقا مانا جاتا ہے۔ اس گیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پھوپھی کا حق لڑکی پر بہت زیادہ مانا گیا ہے ۱۲۔

دوسرے پھیرے بائی ماماری بھانجی۔

تیسرے پھیرے بائی پُواری بھتیجی۔

چوتھے پھیرے مین راؤجی آگے ہوگئے، اور اُمادے اُن کے پیچھے چلنے لگی۔
تب عورتون نے یہ پچھلا بند گاکر اپنا گیت پورا کیا۔

چوتھے پھیرے بائی ہوئی رے پرائی۔

گیت سنتے ہی مان اور بہنون کے دل بھر آئے۔ آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے
کہ اب پیاری اُمادے پرائی ہوگئی۔ اس طرح یہ شادی بیساکھ سُدی ۱۲ سمبت ۱۵۹۳
شب کو بحُسن تمام انجام کو پہونچی۔

(۲)

# رنگ مین بھنگ

شادی ہوجانے کے بعد لڑکی اپنے محل مین چلی گئی۔ بڑی بوڑھی عورتین ادھر اُدھر کھسک گیئن۔ بہو کی سہیلیان راؤ جی کو اُسکے محل کی طرف لے چلین۔ راستے مین ایک جگہہ گانا ہورہا تھا کتنی ہی حور وش مہ پارا نازنین سہاگ کے گیت الاپ رہی تھین۔ راؤ جی چلتے چلتے وہان پھسل پڑے۔ عورتون کے گانے اور روپ رنگ نے اُنپر جادو کردیا۔ وہین ڈٹ گئے۔ خواصین دوڑین ایک نے چاندنی دوسری نے سوزنی اور تیسری نے تکیے لگادیے۔ پانچ سات سکھیون نے ملکر چھوٹا سا شامیانہ کھڑا کردیا۔ راؤ جی لٹو ہوگئے۔ پھر کیا تھا۔ وہین بیٹھ گئے دو خواصین داہین بائین مورچھل لیکر کھڑی ہوگیئن۔ وہ چنور ہلانے اور پنکھا جھلنے لگین۔ گرمیون کی سہانی رات۔ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ بھینی بھینی۔ خوشبو چارون طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اور راؤ جی اُس پرستان

مین اندر سبنے پریون سے چُہل اور چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے۔ گائنین چُپ تھین، اور سامنے کچھ فاصلہ پر چند ناچنے والیان بنی ٹھنی کھڑی اشارے کی منتظر تھین۔

کلول کرنے والیون مین سے ایک نازنین نے آگے بڑھکر راؤجی کو سلام کیا، اور سوزنی سے کچھ ہٹ کر بیٹھی۔ گانے والیون کو اشارہ کیا کہ ہان کچھ چھیڑو۔ کھڑی مُنہ کیا تکتی ہو۔

بس طبلے پر تھاپ پڑی، اور گانے والیان اونچے اور میٹھے سرون مین گانے لگین۔

بھرلا! اے سگھڑ کلالی له

پیون والو لاکھان رو

اُس نازنین نے جو چندر جوت کے نام سے مشہور تھی سونے کے ہرے پیالے مین لال شراب بھر کر ہنستے ہوئے راؤجی کے سامنے پیش کی۔ اُنھون نے بڑے شوق سے لیکر شراب پی اور پیالہ اشرفیون سے بھر کر لوٹا دیا۔ چندر جوتی نے اُٹھ کر سلام کیا اور اپنے گلے کا چندر ہار توڑ کر

له کلال کلوار کو کہتے ہین۔ جسکا پیشہ شراب کھینچنا اور فروخت کرنا ہے ۱۲۔

اُسکے موتی راؤجی پر سے نثار کر کے گانے والیون کی طرف پھینکنے لگی گائنین سورٹھ کے سرون مین گانے لگین۔

(۱) دیسون مین برج، بنون مین چندن، پہاڑون مین میرو، چڑیون مین مور، اور قلعون مین لنکا سب کا سرتاج ہے۔ ویسے ہی سب شاہی خاندانون مین راٹھور کا خاندان سب سے اعلیٰ ہے

چندر جوتی نے پھر پیالہ بھر کر راؤجی کو دیا۔ اور گائنین گانے لگین۔

(۲) "شراب پیو، اور لڑنے کو چڑھو، آنکھین لال رکھو جس سے تمہارے دشمن جل مرین اور دوست خوش ہون"

---

(۱) اس بند مین راٹھور خاندان کی بڑائی کی گئی ہے۔ اصل یون ہے۔

برج دیسان۔ چندن بنان۔ میرو پہاڑان مور (تاج)

گڑھ لنکا گڑھان۔ راج کُلان۔ راٹھور (چڑیا)

(۲) اس دوہرے مین شراب پینے کا شوق دلایا گیا ہے۔

دارو پیو۔ رن چڑھو۔ راتا راکھو نین (شرخ)

بیری تمہارا جل مرے۔ سکھ پاوے گا سین (دوست)

(۳) شراب ہی دلّی آگرہ ہے اور شراب ہی بیکانیر۔ اے صاحب! شراب نوش کیجئے۔ اسکا ایک ایک دور سو سو روپیہ کا ہے"

(۴) شعروں مین دوہرہ۔ سفید کپڑا۔ نازنین عورت اور کمیت گھوڑا اچھے ہوتے ہین۔ اے نازنین! شراب لا!!

اس گانے بجانے اور زاہد فریب عورتوں کے لبھانے رجھانے نے راؤ جی کا دل چھین لیا۔ اُسپر طائفہ کا باہم آواز ملاکر تان لگانا اور بھی ستم ڈھا گیا۔ راؤ جی ایسے از خود رفتہ اور بادہ نشاط مین ایسے مخمور ہوئے کہ اپنی نئی نویلی دولھن کو بھول گئے۔ جو اُنکے انتظار مین آغوش ناز کھولے

---

(۳) یہ بند شراب کی تعریف ہے۔

دارو دلّی آگرہ۔ دارو بیکانیر
دارو پیو صاحبا! سو روپیان رایھیر (دور)

(۴) اس دوہرے مین چند اچھی اچھی چیزین بتائی گئی ہین

سور ٹھا رو دوہا بھلو۔ کپڑا بھلو سفید
ناری تو بنّی بھلی۔ گھوڑا بھلو کمیت (نازنین)
بھر لا اے سگھر کلالی

کھڑی تھی۔

راؤ جی کی راہ دیکھتے دیکھتے اُمادے کی نشیلی آنکھیں جھپکنے لگیں۔ کتنی ہی باندیاں اُنکے بلانے کو گئیں۔ پر راؤ جی اُس پریوں کے جمگھٹ سے نہ اُٹھ سکے۔ یہانتک کہ رات بہت کم باقی رہ گئی۔

رانی نے جب دیکھا کہ وہ اور کسی کے بلانے سے نہیں آتے ہیں تو اپنی شوخ و سنگ سہیلی بھاریلی سے کہا کہ اب راؤ جی کو لانا تیرا ہی کام ہے۔ اُسنے کہا کہ راؤ جی اِسوقت آپے مین نہیں ہیں۔ مجھے نہ بھیجیے مگر اُمادے نے نہ مانا، اور اُسیکو بھیجا۔

ادھر محفل عروسی بھی آراستہ تھی۔ گائنین طبلیا بیٹھی تھیں۔ شراب کی بوتلیں چُنی ہوئی تھیں۔ گزک تشتریوں مین دھری ہوئی تھی۔ صرف راجہ کے آنے کی دیر تھی۔ رانی کو یقین ہوگیا کہ بھاریلی گئی ہے تو راجہ کو ضرور ہی کھینچ لائیگی۔ گانے والیوں کو اشارہ کیا کہ کچھ چھیڑو، اور وہ میٹھے سُرین گانے لگین

(۱) مہاراج[لہ] محلون مین تشریف لے چلیے۔ اسے شراب کا مزہ اُڑانیوالے

---

لہ اصل گیت یون ہے ...... محلان پدھارو مہاراج ہو!
دارو را ماتو - محلان پدھارو مہاراج ہو! (شائق)
گذری جو ہون سیجان باٹ ہو (دوہرے)

محلون مین چل - مین بہت دیر سے سیج پر تیری انتظار مین بے تاب ہو رہی ہون -

موقع و محل کے مطابق گیت سنکر اُمادے مسکرائی، اور پھر لجا کر انکھین نیچی

کرلین - اسوقت اُسکے نشۂ شباب سے مست دل کی جو کیفیت ہو رہی تھی بیان

نہین کیجا سکتی خواصین سہیلیان دم دم پر دوڑائی جاتی تھین کہ دیکھ مہاراجہ آئے تو نہین رہے

ہین - معشوق کے انتظار مین بے چین ہو رہا تھا - گانیوالیون نے گیت کا دوسرا بند گایا -

متھرا[۱] بنگل - پریاگ - ماروار - لاہور - غزنی - دیرا ور بھٹیر اور جیسلمیر یہ سب

دیس بھائیون کے ہین - اے مہاراج محلون مین تشریف لے چلیے

اب کی سہیلیون نے اُمادے پر سے کچھ اشرفیان نثار کرکے گانیون کو دین

اور اُنھون خوش ہوکر یہ دوسرا گیت شروع کیا -

"اٹھئے[۲] میرے راؤ شباب کے مزے لوٹیے - رات تارون سے -

سیج پھولون سے - اور نازنین جوش مستی سے بھری ہوئی ہے - پیارے جلد آکر اسکو لوٹو"

سلہ[۱] اصل گیت یون ہے ........ متھرا بنگل - پراگ - مرد - لاہوری - بھٹیر
دیرا ور - گڈھ گجنی اور نگر جیسلمیر
محلان پدھارو مہاراج ہو

سلہ[۲] ........... رنگ مانو ہمارے راؤ
تاران چھائی رات - پھولان چھائی سیج
گوری چھائی ہے روپ - پیارے بگان بگان آؤ (جلد)
رنگ مانو ہمارے راؤ -

اِتنے مین ایک خواص نے کہا کہ وہان راؤجی نشہ مین چور بیٹھے ہین اور شیشہ و جام کے نغمے الاپے جارہے ہین۔ یہ سنکر گانیوالیون نے یہان بھی گیت شروع کر دیا۔ صرف مصرعے بدل دیئے۔

"اے سگھڑ ساقن! انگوری شراب بھر لا۔ سونے کی بھٹی اور چاندی کا بھبکا بناؤن۔ رانی اپنے ہاتھ مین پیالہ لیئے کھڑی کہتی ہے راجکمار تم پیو۔"

"آم پیتون کے ساتھ بھلتا ہے اور مہوا اپنے کھو کر۔ اسکا رس ساجن پیتا ہے۔ پھر اسے لاج کیونکر آسکے۔"

---

سلہ . . . . . . . . . بھر لا اے سگھڑ کلالی۔ دارو دیا کھان رو (انگور)

سونے رے بھٹی کرون۔ روپے رے کو بھار (بھبکا)

ہاتھ پیالو دھن کھڑی پیوو جکمار (نازنین)

سلہ . . . . . . آم پھلے پروار سون۔ مہو چھٹے پت کھو سے

تا کو رس ساجن پیئے۔ لاج کہان تے ہوسے

جسوقت مہوے کے پھول لگتے ہین اُسکے سارے پتے جھڑ جاتے ہین۔ پت اور پتے مین صنعت لفظی کر کے مطلب یہ ہے کہ جب شراب سے شرم کھونے سے بچتی ہے تو شراب پینے والا کیونکر لاج بچا سکتا ہے۔

"محلوں میں پکار پڑی ہے اور متوالے گلی گلی بھٹک رہے ہیں اسے البیلے راجکمار کیا تم کو آنے کی فرصت نہیں"

اُدھر چنچل، شوخ، بھاریلی کچھ اس انداز سے اٹھلاتی۔ لچکتی۔ بل کھاتی راؤ جی کے پاس پہونچی کہ وہ جوانی اور شراب کی مستی میں اُسی کو رانی سمجھکر اُسکے ساتھ چلدیئے۔ بھاریلی نے بھی اُنھیں وہاں سے ہٹا لیجانا ہی زیادہ مناسب سمجھا، مگر وہ بھی چلبلی طبیعت کی نازنین تھی راؤ کی نظر اپنے اوپر بے ڈھب پڑتے دیکھکر للچا گئی۔ یہ نہ کہا کہ بندی رانی نہیں باندی ہی ہے بلکہ راؤ جی کو اسی مغالطہ میں ڈالکر اپنے گھر لے گئی۔ رانی اُمادے نے جب یہ سُنا تو سناٹے میں آگئی اور اُسکی گائنین گانے لگیں۔

"بھر لا[1] اسے سگھڑ کلالی۔ انگوری شراب لا۔ پہلے تو کلالی اُسکی آشنا تھی پر اب تو اُس عالی جاہ کی گھروالی ہوگئی ہے۔"

---

[1] اصل گیت یوں ہے .... بھر لا اسے سگھڑ کلالی

پہلاں تو تھی کلالی جاہ ناروجی رے بیجا نگی (دیا آشنا)

اب تھے عالی جاہ کی گھر نار (گھروالی)

"جیسلمیر دیس مین جب بجلیان چمکتی ہین وہ اوپر ہی اوپر چلی جاتی ہین
ایسے ہی پردیسی ساجن سے ملنے کا یقین نہین ہوتا"

"بھیڑ لی تو تھی اُن کے لئے پر اب وہ بندھی ہوئی کپاس چرتی ہے
لونڈی جہیز مین دی گئی تھی - اب وہ پیا سے ہل مل گئی ہے"

اُمادے کا عشرتکدہ راؤجی کی اس بے اعتنائی سے سرد پڑ گیا - اُسکی چڑھتی ہوئی جوانی تھی نہین معلوم دل مین کیا کیا امنگین جوش مار رہی تھین - کیا کیا حوصلے پیدا ہو رہے تھے اُسنے شوہر کے خیر مقدم کی کیا کیا طیاریان نکی تھین - شیشہ و جام، ساز و سرود - بناؤ چناؤ مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا - مگر افسوس سب سامان دھرا رہ گیا - وہ جھلا کر اُٹھی - گانیوالیون سے کہا تم لوگ جاؤ - صراحی اور جام اُٹھا کر پٹک دیئے - وہ تھال جو آرتی کے لئے اُسنے بڑے تکلف سے سجایا تھا - اور جو زرین چراغون سے جگمگا رہا تھا

---

سلہ . . . . . . . . . بجلیان ماڑسے چہیان اوپرسے رلیان
پردیسان ہراساجنا یتی سے ملیان

سلہ . . . . . . . . . رڈری لیتی اُن نے باندھی چری کپاس (بھیڑ)
داسی دینی تاسے بچ گئی پیورسے پاسس (جہیز)

اُسنے اوندھا دیا، اور غم و غصّہ کے عالم مین پلنگ پر مُنہ لپیٹ کر سو رہی محل مین سناٹا چھا گیا۔ اِسوقت جو خیالات اُسکے دلمین پیدا ہوتے تھے اُنکا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اگر راؤ مالدیو یون نہ بہک جاتے تو ابتک یہی کمرہ رشک جنت بنا ہوتا۔ مئے ناب کے دَور چلتے ہوتے۔ سُریلے راگون سے کمرہ گونجتا ہوتا۔ اور عاشق و معشوق باہمی دیدار کے مزے لوٹتے ہوتے۔ مگر یہ باتین اب کہان!!

سویرا ہوا راؤ جی کا نشہ اُترا۔ جس نازنین کو رانی سمجھے ہوئے ہوئے تھے اُسے دیکھا تو پانی کا گھڑا اور تُلفچی لئے محل شاہی کی طرف جا رہی ہے۔ سمجھ گئے بڑا دھوکا کھایا۔ اُسی وقت شرماتے ہوئے محل مین گئے۔ وہان کا سناٹا۔ محل کی ویرانی، اور رانی کی سرد مہری دیکھکر دل بیٹھ گیا، بولے۔

"اے بڑے رتبہ والی نازنین اُمادیوی! تو ضد مین آکر کیون اپنے عاشق سے روٹھی سیج پر بیٹھی ہوئی ہے"[۱]

---

[۱] . . . . . . . . مان گمان کا منی امادے برو بھاگ
روٹھی بیٹھی سیج مین مالدیو پیا تیاگ

راؤ جی کو دیکھتے ہی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ پر مُنہ سے کچھ نہ بولی۔

"کمان ابرو کو کھینچکر اُسمین تیر مژگان کا نشانہ لگائے ہوئے۔ ہاتھ مروڑے موہنہ موڑے نازنین پی سے بھری بیٹھی ہے"

خواصین دور دور چُپ کھڑی تھین۔ بھاریلی کا مارے خوف کے لہو سوکھا جاتا تھا۔ پر گائیوالیان بند نہوین وہ گانے لگین۔

اے شراب مین مست مہاراج!
تمھین شراب کسنے پلائی۔

راؤ جی نے بہت کہا کہ مین نشہ مین تھا۔ اسو جہ سے ایسی حرکت سرزد ہوئی مگر رانی نے ایک نہ سُنی۔ گائیوالیون نے بھی راؤ کے اشارہ سے بہت سے منانے کے گیت گائے مگر رانی پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اس جھمیلے مین دن بہت چڑھ آیا آخرکار راؤ جی یہ سوچکر کہ پھر منالین گے محل سے باہر نکل آئے اُسیوقت اُنکے سردار بھی راول جی کے پاس سے اُٹھے۔

راؤ جی نے پھر محل کے اندر جاکر اپنی جان خطرے مین ڈالنا مناسب نہ جانا۔ باہر ہی سے رخصتی کی درخواست کی۔ راول جی بھی یہی چاہتے تھے کہ بھید نہ کھُلے چُپ چپاتے بلائی ہو جاسے

اُمادے راؤجی کے ساتھ جانے پر راضی نہین ہوتی تھی۔ راگھوجی جوتشی نے یہ سُنا تو اُس سے کہا کہ کل تمھین راؤجی کی جان پیاری تھی کیا آج وہ پیار جاتا رہا؟ اُنکی جان ابھی تک خطرہ مین ہے۔ اوراسوقت روٹھنے کا موقع نہین ہے۔

یہ سُنکر رانی نرم ہوئی۔ ہندو راجہ کی لڑکی تھی۔ اور ہندو دھرم کی ماننے والی جو عورتون کو شوہر کے پرستش کی تعلیم دیتا ہے۔ مان کے پاس گئی۔ کچھ دیر سکھیون کے گلے ملکر روتی رہی پھر دو گھونٹ پانی پیا۔ اور چپ چاپ آ سکھپال مین بیٹھ گئی۔

راؤجی کے کہنے سے اُمادیوی نے بھاریلی کو بھی الگ ایک رتھ مین بٹھا لیا گویا اپنی تباہی کو اپنے ساتھ لیچلی۔ جوتشی جی بھی پہونچا سنے کے بہانہ سے ساتھ ہو گئے۔ اُنکے بیٹے چنڈوجی پہلے سے راؤ کے لشکر مین آگئے تھے کیونکہ ان دونون کو خوف تھا، مبادا راول جی پیچھے سے اُنکی سرکوبی کرین کیونکہ راول جی کو شبہہ ہو گیا تھا کہ انھین دونون کی سازش سے شکار ہاتھ سے گیا۔

(۴)

# رانی کی ہٹ

رانی آمادے اپنی ضد پر قائم رہی۔ راؤجی سے نہ بولتی ہے۔ نہ اُنھیں اپنے پاس بیٹھنے دیتی ہے۔ راؤجی آتے ہیں تو وہ اُنکی بڑے ادب سے تعظیم کرتی ہے۔ مگر پھر الگ جا بیٹھتی ہے۔ اُسکے معشوقانہ انداز اور شکل و شباہت نے راؤجی کو بہت فریفتہ کرلیا ہے۔ وہ بہت چاہتے ہیں کہ کچھ نہو تو وہ ذرا ہنسکر بول ہی دے۔ مگر رانی اُنکو بالکل خاطر مین نہین لاتی۔ علی ہذا وہ بھاریلی سے بھی کھچی رہتی ہے۔ بھاریلی اپنے معمولی کام کئے جاتی ہے اور آنکھ بچاکر راؤجی سے ہنس بول بھی لیتی ہے۔

راؤجی سمجھتے تھے کہ بھاریلی ہی نے میری جان بچائی، وہ اُنسے کہتی کہ آپ ہی کی بدولت میری یہ ناقدری ہو رہی ہے۔ اب میری لاج آپ کے ہاتھ ہے۔ اگر آپ نے من میلا کیا تو مین کہین کی نہ رہونگی۔ راگھو جی جوتشی نے بھی کہا کہ اگر بھاریلی مجھ سے بھید نہ بتاتی تو جو خدمت مین نے

آپکی کی سہے۔ وہ ہرگز نہ کر سکتا۔

راؤ جی اتنا تو جانتے تھے کہ راول جی کی بُری نیت کی خبر مجھے جوتشی جی نے دی۔ اور جوتشی جی کو بھاریلی سے اسکا پتہ لگا۔ گر وہ یہ نہ جانتے تھے کہ بھاریلی سے کہنے والا کون تھا۔ اسکا حال تو جب معلوم ہوتا کہ رانی اُمادے اپنے مُنہ سے کچھ کہتی! مگر وہ تو بھاریلی اور راؤ جی اور جوتشی سبھون سے ایسی بیزار ہو رہی تھی کہ زبان ہی نہ کھولتی تھی۔ اُسکا دھرم کہتا کہ تیرا یون روٹھے رہنا زیبا نہین۔ مگر اُسکا دل نہین مانتا تھا۔ وہ جب طبیعت کو دبا کر کچھ بات چیت کرنے کی نیت کرتی تو کوئی زبان پکڑ لیتا۔ بیچاری اپنے دل سے لاچار تھی۔

بھاریلی اُمادے کی اس خموشی سے ڈرتی رہتی تھی کہ کہین مجھپر برس نہ پڑین ایک دن دل کڑا کر کے وہ اُسکے پیرون پر گر پڑی۔ اور گڑگڑا کر کہنے لگی کہ بائی جی آپ جو چاہین خیال فرمائین۔ آپ کو اختیار ہے۔ مگر مین نے تو اُسوقت بھی آپ کی بھلائی ہی کی جب آپنے مجھے راؤ جی کو لینے کے لئے بھیجا تھا کیونکہ محل سے باہر نکلتے ہی مجھے شُبہہ ہوا کہ کوئی شخص زنانے بھیس مین راؤ جی پہ تاک لگائے ہوئے ہے اسلیئے مین نے اُنھین آپکے محل مین لانا خطرہ سے خالی نہ سمجھا، اور اپنے گھر لوا گئی۔ راؤ جی نشہ مین متوالے ہو رہے تھے رات بھر

سوتے رہے، اور مین کٹار لئے کھڑی رہی۔ جب اُنکی نیند کھلی۔ اور وہ اپنے ہوش مین آئے تو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہو گئی۔ اگر اسمین کچھ میری خطا ہو تو آپ معاف کرین۔ اُماوے نے یہ سب باتین سن لین۔ پر مُنہ سے کچھ نہ بولی۔ بھاریلی کھسیانی ہو کر چلی گئی

بارات جودھپور پہونچ گئی۔ دیوان اور وزیر بڑی دھوم دھام سے استقبال کو آئے۔ کوسون تک فوج اور تماشائیون کا تانتا لگ گیا۔ قلعہ مین پہونچتے ہی زنانخانہ کی طرف سے باجون کے ساتھ پھول پتون سے سجا ہوا ایک کلسا آیا۔ راؤجی اُسمین اشرفیان ڈالکر اندر چلے گئے۔ وہان اُنکی مان رانی پدماجی نے بیٹے اور بہو پر سے اشرفیان نچھاور کین بیٹے اور بہو نے اُنکے پیر چومے۔ اندر جاکر دیبی دیوتاؤن کی پوجا کی گئی، اور اُماوے ایک آراستہ پیراستہ محل مین اُتاری گئی۔

راؤجی کے اور بھی کئی رانیان تھین، اور اُنکے بال بچے بھی تھے۔ پٹ رانی (خاص محل) آمیر کے راجہ بھیم کی صاحبزادی لاچھل دئی تھی راؤجی کا فرزند اکبر رام اسی رانی سے پیدا ہوا تھا۔ جھالے کی رانی سرپدی سب رانیون مین حسین تھی۔ اُسنے راؤجی کا مزاج بالکل اپنے قابو مین رکھا

تھا۔ مگر جب سے اُسکو معتبر خبر ملی تھی کہ اُمادے مجھ سے حُسن مین کہین بڑھ چڑھ کر ہے، تب سے اُسکی چھاتی پر سانپ لوٹ رہا تھا۔ ڈرتی تھی کہ کہین راجہ صاحب مجھے نظرون سے گرا کر اُسکے بس مین نہ ہو جاوین۔ لیکن جب آج اُسنے سُنا کہ وہ تو پہلے ہی شب کو روٹھ گئین، اور یہان آکر بھی وہی کشیدگی ہے، تب اُسکی جان مین جان آئی۔

مان سے رخصت ہوکر راؤجی جھالی رانی سروپ دئی کے محل مین تشریف لے گئے اُسنے بڑی خوشی سے دوڑکر راؤجی کے قدم چھوئے اور اپنا موتیون کا بیش بہا ہار توڑکر اُنپر موتی نثار کئے، وہ اُمادے کی کشیدگی اور چھلے پن سے بہت بیزار اور رنجیدہ ہو رہے تھے۔ رانی سروپ دئی کی اس گرماگرمی اور جوش تپاک سے بہت مسرور ہوئے اور اُسے شادی کا سب حال سُنانے لگے۔ رانی نے سب سُنکر عرض کی کہ اگر ارشاد ہو تو ایک دن مین بھی بھٹانی جی سے مل آؤن

راؤجی: "بھٹانی کیا ہے، ایک بھاٹا (پتھر) ہے"

سروپ دئی (ہنسکر) "واہ! آپ نے بڑی عزت کی۔ بھاٹا کیون ہونے لگین، وہ بھٹانی ہین"

راؤجی:۔ "ہاں! بھاتی تو ہے۔ مگر پتھر کی بنی ہے، غرور کی سچی مورت"۔

سروپ دئی:۔ "ایشور نے حسن دیا ہے، تو غرور کیوں نہ کریں۔ کیا آپ کو یہ بات بھی نہ بھائی"؟

راؤجی:۔ "آخر غرور کی بھی کوئی حد ہے"۔

سروپ دئی:۔ "بھلا جو ایک بڑے گھر کی بیٹی ہو۔ ایک بڑے راؤ کی رانی ہو۔ نئی نویلی دلھن ہو، نوجوان ہو، حسین ہو، اُسکے گھمنڈ کی کیا حد ہو سکتی ہے۔ مجھ جیسے غریب گھر کی کیا گھمنڈ کریگی"؟

راؤجی:۔ "یہ سب تم نے ٹھیک کہا۔ مگر اُسکا مزاج واقعی بہت سخت اور روکھا ہے۔ تم اُس سے ملکر خوش نہوگی"۔

سروپ دئی:۔ "اچھا تو آپ تشریف لے چلئے۔ ہم سب آپ کے ساتھ ساتھ چلے چلینگے"۔

راؤجی۔ (ہنسکر) ٹھیک ہے! تمہارے ساتھ چلکر اپنی بے عزتی کراؤں"۔

سروپ دئی۔ (گرم ہوکر) "وہ کیا اُسکا باپ بھی آپکی بے عزتی نہیں کر سکتا"۔

راوجی:- "عورت چاہے تو شوہر کی بہت کچھ توہین کر سکتی ہے۔ اگر تمہارے روبرو وہ مجھسے مخاطب نہ ہوئی تو بتلاؤ میری بے عزتی ہوئی یا نہین"

سروپ دئی:- "جب آپ اتنی سی بات مین اپنی بے عزتی سمجھینگے تو اُسکا گھمنڈ کیونکر نبھیگا، اور کون نبھائیگا"؟

راوجی:- "ہان! یہی دیکھنا ہے"

(۵)

# اُمادے اور اُسکی سوکنین

رانی سروپ دئی نے سب رانیون سے کہلا بھیجا کہ بھٹانی سے ملنے کے لئے طیّاری کیجئے۔ دوسرے دن سب رانیان بن ٹھن کر بڑے ٹھٹسے سے اُمادے کے محل مین آئین۔ اُمادے نے اُٹھکر رانی لاچھل دئی کو سب سے اوپر بٹھایا۔ اور زیادہ تر اُسی سے بات چیت کی۔ باقی سب رانیون سے معمولی طور پر ملی اور بہت کم بولی۔ اسیلیے وہ دل مین بہت کڑ بڑائین، اور اُسکی شکل وشباہت کو دیکھکر تو اُنکے دلونپر داغ پڑ گئے۔

لوٹنے پر لاچھل دئی تو اپنے محل مین چلی گئی۔ باقی رانیان سروپ دئی کے محل مین جمع ہوکر مشورہ کرنے لگین۔ اور بہت دماغ خرچ کرنے کے بعد یہ راے طے پائی کہ اُمادے تو روٹھی ہی ہے۔ راؤجی کو بھی جوڑ توڑ لگا کر اُس سے خفا کرا دینا چاہیئے تاکہ وہ اُسکے محل مین جانا بالکل ترک کردین کیونکہ اگر کبھی اُسنے ہنسکر راؤجی کی طرف دیکھ لیا تو وہ اُدسیکے ہو جائینگے

اتنے مین راؤجی آگئے، اور پوچھا کھو بھٹانی جی کیسی ہین۔

سروپ دئی "ہین تو بہت اچھی۔ پر آلھڑ بکھیڑی ہین"

راؤجی "تب تو دولتیان بھی جھاڑتی ہونگی"

سروپ دئی "ہمین اس سے کیا، جو پاس جائے وہ لات کھائے"

راؤجی "جسے دولتیان کھانا ہونگی، وہی پاس جائیگا۔

سروپ دئی "سو بات کی ایک بات تو یہی ہے"

تب راؤجی نے دوسری رانیون سے بھی رائے پوچھی۔ رانی پاربتی نے کہا، "مہراج وہ بڑی گھمنڈن ہین۔ اپنے برابر ہمین کیا، ماجی کو بھی نہین سمجھتین"

بھالی رانی ہیرا دئی نے فرمایا" مہراج کچھ نہ پوچھئے۔ اپنے سوا وہ سب کو جانور سمجھتی ہین"

آہڑی رانی لاچھو دئی بولین "مین تو جا کر بہت پچتائی، اُسکی مان ایسی ضدی چھوکری نہ جانے کہان سے لائی۔ اُسکی آنکھون مین نہ لاج ہے۔ نہ بات چیت مین لوچ، مین تو آپ کو اُسکے پاس نہ جانے دونگی"

سوگری رانی لاڈا نے کہا "وہ تو مارے گھمنڈ کے مری جاتی ہے،

وہ آئے کی عزت نہ کیئے کی خاطر۔ ایسی مہارانی کے پاس کوئی جاکر کیا کرے"

چوہانی رانی اندا بولین "مہاراج مین نے بہت عورتین دیکھین۔ ایک سے ایک سندر، مگر ایسا پھرا ہوا مزاج کسی کا نہ دیکھا۔ نہ جانے اُسکے گورے بدن مین کونسا بھوت سما گیا ہے"

رانی راج بائی نے فرمایا "گوری چٹّی ہے تو کیا۔ لچھن تو دو کوڑی کے بھی نہین ہین۔ بڑے گھر آگئی ہین۔ نہین تو سارا گھمنڈ دھرا رہتا"

جھالی رانی نورنگ دی بولین "جوانی کے نشّے مین دیوانی ہو رہی ہے۔ یہ نہین جانتی جوانی سب پر آتی ہے۔ کچھ اُسی پر نہین ہے۔ کل جوانی جاتی رہیگی تو یہ سب دماغ خاک مین مل جائے گا"

یہ سب زہریلی باتین سُن سُنکر راؤ جی کو بھی غصّہ آگیا۔ اُنھون نے اُمادے کے یہان آنا جانا کم کردیا۔ کبھی جاتے بھی تو اُسے ایک نگاہ دیکھکر چلے آتے۔ اُمادے بھی صرف اُنکی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتی۔ کچھ بات چیت نہ کرتی۔

راؤ جی کے دو اور بھٹانی رانیان تھین۔ اُن سے وہ اُمادے کی نسبت کچھ گفتگو نہ کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُنھین اُما کی شکایت ناگوار

گزریگی - وہ بھی راؤ جی سے کچھ نہ کہتین پر جی مین یہی چاہتی تھین کہ اگر اُنکا اُ ما
سے ملاپ ہوجاتا تو بہت اچھا ہوتا - ایک دن موقع ڈھونڈھ کر اُنھون نے
کچھوا ہی رانی لاچھل دئی سے کہا کہ اُمادے نے نادانی سے اپنے پیر مین
آپ کلہاڑی مار رہی ہے' ابھی کمسن ہے سوتون کے داؤ پیچ کو کیا جانے
اگر یہی کیفیت رہی تو بیچاری کی زندگی اجیرن ہوجاوے گی - آپ دیکھتی ہین
اب راؤ جی بھی اونکے یہان بہت کم جاتے ہین - مگر اُسکی اکڑ ابھی تک جون
کی تون ہے - راؤ جی کو ایسی بے مہری نکرنی چاہئے' وہ تو ابھی الھڑ ہے -
اگر نادانی کرے تو قابل معافی ہے مگر راؤ جی عقلمند ہوکر کیون اُس سے
روٹھتے ہین -

لاچھل دئی بہت نیک بخت' دردرس عورت تھین - اُنھون نے وعدہ
کیا کہ مین راؤ جی سے اسکا تذکرہ کرونگی - پس ایک دن شام کے وقت وہ راؤ جی
کی خدمت مین حاضر ہوین - اور اِدھر اُدھر کی بات چیت کرتے کرتے پوچھا
"اپنی نئی رانی کے پاس آنا جانا کیون کم کردیا"
راؤ جی "مین تو برابر آتا جاتا تھا - مگر اُسی نے روٹھ کر مزا کرکرا کردیا"
رانی لاچھل "وہ روٹھی کیون مجھے اُسکا بھید ابتک نہ کھلا"

راؤجی:- بھاریلی کی بدولت۔"

لاچھل:- پھر آپ بھاریلی کو کیون اتنا مُنہ لگاتے ہین۔ وہ اُما کے برابر کی نہین ہے۔"

راؤجی:- اسمین میری کیا خطا ہے۔ اُما دے ہی نے اُسے میرے پاس بھیجا تھا۔"

لاچھل:- ٹھیک ہے۔ مگر چاہئے کہ بھاریلی بھاریلی کی جگہ رہے اور اُما اُما کی جگہہ۔"

راؤجی:- مین بھی تو یہی چاہتا ہون۔ پر اُما نہین مانتی۔ اُسکے جی کا کچھ حال ہی نہین کُھلتا کہ آخر اُسکا کیا منشا ہے۔ تم ذرا پتہ تو لگاؤ۔"

لاچھل:- بہت اچھا' کوئی موقع آنے دیجئے۔"

رانی لاچھل دئی نے یہ سب باتین اُما سے کہین۔ اُسنے اُنکا شکریہ ادا کیا مگر اُسکا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہان اُما کو یہ معلوم ہوگیا کہ یہان بھی ایک ایسی عورت ہے جو میرے دُکھ کو سمجھ سکتی ہے۔ اب سے وہ اکثر لاچھل سے ملاقات کرکے اُس سے دل بہلاتی۔ اور اُسے جیجی بائی کہتی۔ اُسکے لڑکے کمار رام کو بھی بہت پیار کرتی تھی۔

(۶)

# منانے کی کوششین

دوسرے سال راؤ مالدیو نے اپنے سلطنت مین دورہ کرنا شروع کیا اور گھومتے ہوئے اجمیر جا پہونچے۔ وہان کچھ دنون تک قلعہ مین انکا قیام رہا، جو کسی زمانہ مین بیل دیو اور پرتھی راج جیسے پرتاپی مہاراجون کے تخت زرنگار سے مزین ہوتا تھا، راؤجی کو اس قلعہ پر حکمران ہونے کا بہت ناز تھا۔ ایک روز اترا کر اپنی چوہانی رانیون سے کہنے لگے اِسے خوب اچھی طرح دیکھ لو، یہ تمہارے بزرگون کی راج دھانی ہے۔

چوہانی رانیون کو یہ طنزیہ جملہ شاق گذرا۔ راؤجی راٹھور تھے بھلا چوہان کسی راٹھور کی زبان سے ایسی بات سُنکر کیونکر ضبط کر سکتا۔ دونون خاندانون مین اگرچہ شادی بیاہ ہوتا تھا، مگر وہ پُرانی رقابت دلون سے صاف نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ میان بیوی مین بھی بسا اوقات درشت کلامیون کی نوبت آجاتی تھی

رانیون نے جواب دیا، آپ ہمارے آقا ہین، ہم آپکے مُنہ نہین لگ سکتے مگر ہمارے بڑے جیسے تھے اُنھین آپ کے بڑے ہی خوب جانتے ہونگے۔

یہ جواب راؤجی کے سینہ مین تیر کیطرح لگا، کیونکہ یہ رانی سنجوگتیا اور پرتھی راج کے سوئمبر کی طرف اشارہ تھا۔ غصّہ مین بھرے ہوئے زنانخانہ سے باہر نکل آئے۔ اسوقت کالی کالی گھٹائین چھائی ہوئی تھین۔ کچھ کچھ بوندین بھی پڑ رہی تھین۔ راؤجی کی انکھون مین نشہ تھا۔ دل مین غصّہ، اور ہاتھ مین خنجر، باہر نکلتے ہی اُنھون نے آواز دی "کون حاضر ہے" الیشور داس چارن نے آگے بڑھکر مجرا کیا اور بولا "حضور عالی! خیر اندیش حاضر ہے"

راؤجی "ابھی آپ جاگتے ہین، مجھے اندر نیند نہین آئی۔ ذرا کوئی کہانی تو کہو

لہ رانی سنجوگیتا جے چند راٹھور کی لڑکی تھی۔ جے چند اور پرتھی راج دونون مین عرصہ سے چشمک چلی آتی تھی۔ سنجوگیتا جب سیانی ہوئی تو جے چند نے اُسکا سوئمبر رچا۔ مگر پرتھی راج کو اُسمین شریک ہونیکی دعوت ندی۔ پرتھی راج کو یہ بہت ناگوار گزرا، وہ بلا اطلاع چڑھ آئے اور رانی کو سوئمبر سے زبردستی نکال لے گئے راٹھورون نے تعاقب کیا، اور راستہ مین بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ میدان چوہانون کے ہاتھ رہا۔ پرتھی راج نے سنجوگیتا سے شادی کرلی۔ اس واقعہ کو راٹھورون کے روبرو بیان کرنا۔ یا اسکی طرف اشارہ کرنا، گویا انھین دندان شکن جواب دینا ہے۔

مین یہین لیٹونگا۔ ٹھنڈی ہوا ہے۔ شاید نیند آجائے"

ایشورداس "جوارشاد ہو۔ تشریف رکھئے"

راؤجی بیٹھ گئے، اور ایشورداس کہانی کہنے لگا۔ کہانی کے بیچ مین اسنے

یہ دوہرہ پڑھا:-

ماروآڑنر ناری جیسلمیر

توری توسندھا زان کرل بیکانیر

یعنی مارواڑ مین مرد۔ جیسلمیر مین عورتین۔ سندھ مین گھوڑے اور بیکانیر

مین اونٹ اچھے ہوتے ہین۔

راؤجی نے اس دوہرے کو سُنکر فرمایا "چارن جی! بیشک جیسلمیر کی

عورتین بہت اچھی ہوتی ہین، پر مجھے تو وہ ذرا بھی راس نہ آئین"

ایشورداس "یہ حضور عالی کیا ارشاد فرماتے ہین۔ جیسلمیر کی اچھی عورت

اُمادے تو ....."

راؤجی (بات کاٹ کر) "اجی وہ تو پھیرون کی رات ہی سے روٹھ

بیٹھی ہے"

ایشورداس۔ حضور گستاخی معاف! آپ نے اُسے بھی معمولی عورت

سمجھا ہوگا خیر، چلئے بندہ ابھی میل کرائے دیتا ہے"

راؤ جی نے بھی خیال کیا کہ یہ چرب زبان شخص ہے، کیا عجب ہے رانی کو باتون مین لگاکر ڈھرّے پر لے آسے۔ اُسکے ساتھ اُما دے کے محل کی طرف چلے۔ یکایک چلتے چلتے رُک گئے۔ اور ایشور داس سے بولے "آپ چلتے تو ہین۔ مگر وہ بولینگی بھی نہین"

ایشور داس "حضور مین چارن ہون، چارن چاہے تو ایکبار مُردے کو جگا سکتا ہے، وہ تو پھر بھی جیتی ہے"

دروازے پر پہونچکر ایشور داس نے راؤ جی کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور اُما دے سے کہلا بھیجا کہ مین راؤ جی کے پاس سے کچھ کہنے کے لئے حاضر ہوا ہون۔ اُما دے فوراً پردہ کے پاس آ بیٹھی۔ ایشور داس نے بڑے ادب سے مجرا عرض کرنے کے بعد کہا "بائی جی! سلام قبول ہو"

اُما دے نے کچھ جواب ندیا۔ ایشور داس نے پھر کہا "بائی جی! میرا مجرا قبول ہو" جب اسکا بھی جواب نہ ملا تو راؤ جی نے ایشور داس کے کان مین آہستہ سے کہا "دیکھا مین نہ کہتا تھا کہ وہ نہ بولینگی۔ مُردہ بولے تو بولے مگر انکا بولنا غیر ممکن ہے"

ایشورداس "بائی جی مین بھی آپ ہی کے گھرانے کا ہون۔ اسی لئے بائی جی بائی جی کرتا ہون۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم دیکھتین کہ تمہارے خاندان کو کیسا شرمندہ کرتا۔ یہ کونسی انسانیت ہے کہ مین تو مجرا عرض کرتا ہون اور تم جواب تک نہین دیتین" اُمادے نے اِسکا بھی کچھ جواب نہ دیا۔

ایشورداس نے پھر کہا "بائی جی آپنے سنا ہوگا کہ آپ کے بزرگون مین ایک راول ووداجی تھے، وہ مسلمانون سے لڑکر کام آئے تھے، اُنکی رانی نے چارن ہوپاجی سے کہا کہ باباجی! اگر راول جی کا سر لادو تو مین ستی ہو جاؤن۔ ہوپاجی میدان جنگ مین گئے مگر وہان کٹے ہوئے سرون کے ڈھیر مین راول جی کا سر پہچانا نہ جاتا تھا۔ اِسوقت ہوپاجی نے بڑی باریک فہمی کو کام مین لاکر راول جی کی تعریف کرنا شروع کی اور اُسکو سُنتے ہی راول جی کا سر ہنس پڑا۔ ہوپاجی اُسے پہچان کر رانی کے پاس لایا اِسکے متعلق ابتک ایک دوہا مشہور ہے۔

چارن ہوپے سیو بو صاحب دُرجن سل

بہ داستان سربولیو، گیتا دوہان کل

یعنی ہوپا چارن نے اپنے آقا دو۔ جی کی خدمت کی تھی۔ اسلئے دوداجی کا

سر اپنے وفا کیش خادم کے زبان سے اپنی تعریف سُنکر ہنس پڑا - یہ بات گیتون اور دوہون مین مشہور ہے - سو بائی جی تم بھی اُسی راول وودا جی کے گھرانے کی ہو' وہ ہر کر بولا' وہ ہر کر بولا تم جیتی بھی نہین بولتین - کیا تمہاری رگون مین بزرگون کا خون نہین دوڑتا ؟

اُمادے (جوش مین آکر) " باباجی! مین بھی یہی دیکھنا چاہتی تھی کہ دیکھون تمہاری زبان مین کتنی قدرت ہے - کہو کیا کہتے ہو' اور کیون آئے ہو -

ایشور داس - تمہاری سوتین کہتی ہین کہ وہ اگرچہ چندر بنس مین پیدا ہوئین' خود بھی چاند کی طرح روشن ہین' مگر چہرہ پر میل ابھی تک باقی ہے - مین یہی پوچھنے آیا ہون کہ وہ میل کیسا ہے' اور کیون باقی ہے -

اُمادے - اُنھین سے کیون نہ پوچھ لیا -

ایشور داس - وہ تو کچھ صاف صاف نہین بتلاتین -

اُمادے - مین صاف صاف بتلا دون -

ایشور - اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا -

اُمادے - مجھ مین یہی میل ہے کہ مین چاہتی ہون - راؤجی بیوی باندی کی پہچان رکھین -

ایشور۔ اب سے ایسا ہی ہوگا۔ رانی رانی رہیگی، اور باندی باندی۔

اُمادے۔ تم اسکا پکّا قول دیسکتے ہو۔

ایشور۔ ہان! ابھی۔

اُمادے۔ اچّھا ہاتھ بڑھاؤ۔

ایشورداس نے راؤجی کا ہاتھ پکڑکر پردہ مین کردیا۔ اُمانے اُسے دیکھ کر کہا آہ! یہ تو وہی سخت ہاتھ ہے جسنے میرے کنگن باندھا تھا۔

ایشو۔ تو دوسرا ہاتھ کہان سے آوے۔

یہ سُنکر اُمادے اندر چلی گئی اور راؤجی بھی شکستہ خاطر ہوکر اُٹھ گئے۔ مگر ایشورداس وہین نقش قدم کی طرح جما رہا۔ ساری رات بیت گئی، دن نکل آیا، سورج کی گرم شعائین اُسکی پیشانی پر لہرانے لگین، پسینے کے قطرے اسکی پیشانی سے دھلنے لگے، مگر اُسکا آسن وہین جما رہا۔ اُمادے نے ایک تھال مین کھانا پرس کر اُسکے لئے بھیجا، مگر اُسنے اُسکی طرف آنکھ اُٹھاکر بھی نہ دیکھا۔ بلکہ اندر کہلا بھیجا" بائی جی نے میرا ذرا بھی لحاظ نکیا۔ مجھے اُنپر بڑا بھروسا تھا کہ وہ میری بات ہرگز نہ ٹالین گی۔ اسی لئے راؤجی کو اپنے ساتھ لایا تھا، اب مجھے یہان مرنا ہے۔ کیا بائی جی نے کبھی چارنونکے

چاندی کرنے کا واقعہ نہین سُنا۔ جب چارن کسی جھگڑے مین ہاتھ ڈالتے ہین، اور راجپوت اُنکی بات نہین مانتے تو وہ اپنی مرجاد اور آبرو قائم رکھنے کے لئے خودکشی کر لیا کرتے ہین۔ یہ سُنتے ہی اُما دے گھبرائی ہوئی اُس کے پاس آئی اور پوچھا کیا آپ مجھپر چاندہی کرینگے ؟

ایشور۔ ضرور کرونگا۔ نہین تو راؤ جی کو کنسا موُنھ دکھاؤنگا۔

اُما دے۔ تو آپنے مجھے قول کیون نہین دیا؟

ایشور۔ راجا رانی کے جھگڑے ہین، مین کیونکر ذمہ داری کر لیتا۔ بیچ مین پڑنے والے کا کام صرف میل کرا دینا ہے۔ سو مین راؤ جی کو آپ کے پاس لے ہی آیا تھا۔

اُما دے۔ اُنھین لانے سے کیا فائدہ ہوا؟

ایشورداس۔ اور تو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ہان میری جان کے لالے پڑ گئے

اُما دے۔ خیر! یہ باتین پھر ہونگی، اِسوقت کھانا تو کھائیے۔

ایشور۔ کھانا اب دوسرے جنم مین کھاؤنگا۔

اُما دے چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد بھاریلی آئی، اور گھبراہٹ کے لہجہ مین بولی " چارن جی آپ کیا غضب کر رہے۔ بائی جی نے ابتک کچھ نہین کھایا۔

ایشور- وہ شوق سے بھوجن کرین- اُنھین کسنے روکا ہے-

بھاریلی- بھلا ایسا بھی ممکن ہے- کہ چارن تو دروازہ پر بھوکا پڑا رہے اور کوئی راجپوت عورت خود کھانا کھالے-

ایشور- اگر بائی جی چارنون کی اتنی عزت کرتی ہین، تو اُن کی بات کیون نہین مانتین-

بھاریلی- آپ کیا کہتے ہین ؟

ایشور- مین یہی کہتا ہون کہ بائی جی راؤ جی سے یہ کھچاوٹ دُور کردین-

اتنے مین اُما بھی نکل آئی- بولی ! "راؤ جی بھی کچھ کرینگے یا نہین"-

ایشور- جو تم کہوگی وہ کرینگے- ہاتھ جوڑنے کہوگی ہاتھ جوڑین گے- پیر پڑنے کہوگی پیر پڑینگے، جیسے مانوگی منائین گے- مین نے یہ سب طے کر لیا ہے-

اُما- باباجی آپ سمجھدار ہوکر ایسی باتین کیسے مُنہہ سے نکالتے ہین- کیا میرے خاندان کی یہی ریت ہے، اور میرا یہی دھرم ہے !! راؤ جی میرے سوامی ہین- مین انکی کنیز ہون- بھلا مین اُن سے کہہ سکتی ہون کہ آپ ایسا کیجئے یا ویسا کیجئے- مین تو روٹھنے پر بھی ... کیطرف سے دل مین ذرہ برابر

کدورت نہین رکھتی، اور وہ بھی جیسی چاہیئے میری عزت کرتے ہین۔ میرا غرور میری ہی خودداری اُنھین کے نبھانے سے منبھ رہی ہے۔ وہ چاہتے تو دم کے دم مین میرا گھمنڈ دُور کرسکتے تھے۔ یہ اُنھین کی عنایت ہے کہ مین ابتک زندہ ہون، خودداری ہاتھ سے کھوکر مین زندہ نہین رہ سکتی

ایشور۔ شاباش! بائی جی شاباش!! باعصمت عورتون کے یہی انداز ہین

اُمادے۔ باباجی! ابھی سے شاباش نہ کہیئے۔ جب یہ دھرم آخر دم تک نبھ جائے تو شاباش کہیئیگا۔

ایشور۔ اچھا تو پھر تم کیا چاہتی ہو۔

اُما۔ کچھ نہین۔ تم بھوجن کرو، تو مین بھی کچھ کھاؤن۔

ایشور۔ تم جاؤ، کھانا کھاؤ۔ مین تو جب کھاؤنگا۔ جب تم میرا کہنا مان لوگی۔

اُما۔ اچھا کہو، کون سی بات کہتے ہو۔

ایشور۔ راؤجی سے روٹھنا چھوڑ دو۔

اُما۔ راؤجی اگر میری جان مانگین، تو دیسکتی ہون۔ مگر میرا دل اُن سے اب نہ ملیگا۔

ایشور۔ میرے کہنے سے ملانا پڑیگا۔

تھوڑی دیر تک اُمادے سوچتی رہی۔ پھر بولی" میرا جی نہین چاہتا کہ جو بات ٹھان اُسسے پھر توڑ دون۔ یہ میری عادت کے بالکل خلاف ہے۔ مگر آپ کی ضد سے لاچار ہون۔ خیر! آپ کی بات منظور ....."

ایشور۔ (خوش ہوکر) بائی جی! تم نے میری لاج رکھ لی۔ یقین مانو راوجی تم سے باہر نہین۔ جو کچھ تم کہوگی وہی کرینگے۔

اُما۔ مین اُن سے کچھ نہین کہہ سکتی۔ اُنھین سب باتون کا اختیار ہے۔ مگر ہان اگر اپنی عادت کے خلاف پھر کوئی بات دیکھون گی تو ایک دم اُسکے یہان نہ ٹھہرون گی۔

ایشور بہت اچھا یہی سہی۔ کہو تو راوجی کو سے آؤن یا اگر تم چلنا قبول کرو تو اُسکے پاس کا انتظام کردون۔

اُما۔ ابھی نہین رات کو چلون گی۔ آپ اب کھانا کھائین۔

ایشور۔ پہلے میں راوجی کو مبارکباد دے آؤن۔

ایشور داس خوش خوش راوجی کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اُمادے نے پھر سے کھانا بنوا کر اُسکے ڈیرے پر بھجوا دیا۔

(۷)

# رانی پھر روٹھ گئی

راؤ جی مارے خوشی کے جامہ مین پھولے نہیں سماتے معشوق کے انتظار مین گھڑیان گن رہے ہین۔ راج محل سجایا جا رہا ہے۔ ناچنے گانے والیان جمع ہو گئی ہین۔ گانا ہو رہا ہے۔ شراب کا دور چل رہا ہے۔ اُمادے کو بُلانے کے لئے لونڈی پر لونڈی بھیجی جا رہی ہین۔ مگر ابھی تک رانی کا بناؤ سنگار پورا نہین ہوا۔ مانگ مین موتی بھرے جا رہے ہین چوٹی گوندھی جا رہی ہے۔ مشاطہ اُسے جو بنا دینے کی کوشش کر رہی ہے اُسکا جی ابھی تک راؤ جی کی طرف مائل نہین ہے۔ خودداری الگ دامن کھینچ رہی ہے دل الگ مچل رہا ہے۔ ابھی تک جی پس و پیش مین ہے کہ جاؤن یا نہ جاؤن طبیعت کسی بات پر نہین جمتی۔ کیسے جاؤن، کونسا مُنہ لیکر جاؤن۔ کہین وہ یہ نہ خیال کرنے لگین کہ آخر جھک مارکے آئین۔ نہین نہین میرا جانا مناسب نہین، مگر قول ہار چکی ہون۔ نجاؤنگی تو جھوٹی ٹھہرونگی وہ اسی پس و پیش مین تھی کہ پھر بلاوا آیا، اُمانے بھاریلی سے کہا تو جا کر کہدے

آستے آستے آوینگی - ایسی جلدی کیا ہے - بھاریلی یہ سُنکر سہم گئی۔ کانپتے ہوئے بولی - بائی جی کیا اندھیر کرتی ہو - مجھے کیون بھیجتی ہو - کیا اور خواصین نہین ہین - اُمادے نے کہا کوئی ہرج نہین - یہ جواب دیکر جلدی سے چلی آنا - وہان ٹھہرنا نہین - تجھے پھر میرے ساتھ چلنا ہوگا -

لاچار ہوکر بھاریلی گئی - راؤجی کی نظر جون ہی اُسپر پڑی وہ رانی کو بھول گئے - اُسکا ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا' وہ بہت کہتی رہی کہ جو مین کہنے آئی ہون اُسے سُنئے اور مجھے جانے دیجیے' نہین تو رنگ مین بھنگ پڑجائیگا راؤجی بولے کچھ نہین ہوگا - تو جھوٹ موٹ ڈرتی ہے بھٹانی نے تجھے میری دل لگی ہی کے لئے بھیجا ہے - جبتک وہ نہ آوین تو یہین رہ - پھر چلی جانا راؤجی شراب کے نشہ مین چور ہین - بھاریلی سے چپٹے جاتے ہین - اپنی دھن مین نہ اُسکی بات سُنتے ہین - نہ اُسے جانے دیتے ہین - یہانتک کہ ناچنے گانیوالیان بھی محفل کا رنگ دیکھکر وہان سے کھسک جاتی ہین -

تھوڑی دیر کے بعد رانی اُمادے بناؤ سنگار کئے آئین - دیکھا تو راؤجی بھاریلی کو لئے بیٹھے ہین - اُسی دم اُلٹے قدم واپس ہوئین - جی مین کہا اچھا ہوا' مین بھی یہی چاہتی تھی کہ میری خودداری ہاتھ سے نہ جانے پائے

اُدھر بھاریلی سنے جون ہی راتی کو دیکھا گھبرا کر اٹھی۔ اور کھڑکی سے نیچے کود پڑی وہان باگھا نام کا ایک سنتری پہرہ پر تھا۔ زیور کی جھنکار سُنکر چوکنا ہوا۔ اوپر کو دیکھا تو بھاریلی نیچے کو گر رہی ہے۔ لپک کر اُسے بچا لیا۔ اور اُس سے پوچھنے لگا تو کون ہے، پرستان کی پری ہے، یا اِندر کے اکھاڑے کی حور۔ بھاریلی نے اُنگلی لبون پر رکھکر کہا چپ! اپنی جان کی خیر چاہتا ہے تو ابھی مجھے یہان سے نکال لے چل۔ نہین تو ہم تم دونون مارے جاوینگے۔ باگھا نے کہا مین راؤجی کا نوکر ہون۔ بلا حکم یہان سے ہل نہین سکتا پہرہ پورا کر لون۔ تب جو کچھ تو کہیگی وہ کر دونگا۔ بھاریلی نے گڑگڑا کر کہا اسوقت تو مجھے اپنے ڈیرے پر پہونچا دے۔ پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا باگھا کا ڈیرہ ایشوداس کے پاس ہی تھا۔ چارن جی نے جون ہی اُسے دیکھا پہچان گئے۔ جھٹ پٹ راؤجی کے پاس پہونچے۔ وہ گھبرائے ہوئے بیٹھے تھے۔ سب نشہ ہرن ہو گیا تھا۔ ایشور کو دیکھتے ہی بہت اُداس ہو کر بولے میرے ہاتھون سے تو دونون ہی طوطے اُڑ گئے۔

ایشور۔ اُن مین ایک تو اُڑ جانے ہی کے قابل تھا۔ اُسکا کیا افسوس باگھا سپاہی ست فرمایئے اُسے اسی وقت بھاریلی پہونچا آوے۔ نہین

دوسرا طوطا کبھی آپ کے ہاتھ نہ آئے گا۔"

راؤ جی"۔ اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو باگھا سے جو چاہے کہدیجیے۔

ایشور داس نے اُسی وقت جاکر بھاریلی کو ایک سانڈنی پر سوار کراکے باگھا کی محافظت مین جیسلمیر کی طرف روانہ کر دیا، اور واپس آکر راؤ جی سے اطلاع کی۔

راؤ جی۔ اب تو بھٹانی جی راضی ہونگی۔"

ایشور"۔ یہ مین نہین کہہ سکتا، کیونکہ آپ اُنکا مزاج جانتے ہین۔

راؤ جی"۔ ہان!! اسی خوف سے تو مین اُنکے پاس گیا نہین، آپ جاکر دیکھیے اگر ہوسکے تو منا لائیے۔

ایشور"۔ اب اُنکا آنا بہت مشکل ہے۔ پر مین جاتا ہون۔"

ایشور داس نے جاکر دیکھا، راج محل سونا پڑا ہے، اور رانی بُرج مین بیٹھی ہین۔ خواصون نے سفید چاندنی تانکر پردہ کر دیا ہے۔ لونڈیان باندیان پہرے پر ہین۔ پردہ کے قریب اور دو بیگمات برہنہ تلوارین لئے کھڑی ہین۔

ایشور داس کی جرأت نہ ہوئی کہ نزدیک جاسکے۔ دُور ہی سے دیکھ کر

لوٹ آیا۔ اور راؤجی سے سب ماجرا کہہ سُنایا۔

راؤجی۔ (جھنجلاکر) "کیا بھٹانی جی بُرج میں جا بیٹھیں، یہ کیا حرکت کی؟"

ایشور داس۔ "شاید اُس بُرج کے بھاگ جاگنے والے تھے۔ آج وہاں وہ رونق ہے جو کبھی پرتھی راج چوہان کے تخت کو بھی نہ نصیب ہوئی ہوگی۔ چاندنی کا پردہ پڑا ہے۔ ننگی تلوارون کا پہرہ ہے۔ میری تو وہان جانے کی ہمت نہ پڑی، اور کیا عرض کرون"

راؤجی۔ (استعجاب سے) "کیا واقعی ننگی تلوارون کا پہرہ ہے؟"

ایشور داس۔ "جی ہاں مہراج! یقین نہ ہو تو چلکر خود ملاحظہ فرمایئے"

راؤجی۔ "تب تو اُنکا ماننا بالکل ناممکن ہے"

ایشور داس۔ "حضور صحیح فرماتے ہین، رانی نے مجھ سے پہلے یہ شرط کروالی تھی۔ آپ نے بڑا غضب کیا کہ ایسے نازک معاملہ مین اُنکے مزاج کے خلاف کیا۔ جب ایک مرتبہ ایسی حرکت کا ناگوار تجربہ آپ کو ہوچکا تھا تو دوسری مرتبہ ضرور ہوشیار ہوجانا چاہئے تھا۔ رانی کی جانب سے بھی کچھ غلطی ہوئی۔ اُنھین بھاریلی کو ایسے موقع پر بھیجنا مناسب نہ تھا، مگر جہانتک میرا خیال ہے آپ کی جانب سے اُنکے دل مین دغدغہ موجود تھا، اور محض

آپ کی آزمایش کے لئے اُنھون نے بھاریلی کو بھیجا تھا"

راؤجی "ہونہار نہین ٹلتی۔ مین بھی بہت پچھتاتا ہون پہلی بار بھی بھاریلی ہی کی بدولت بگاڑ ہوا تھا"

الیشور داس۔ "خیر وہ توکسی طرح سے دور ہوئی' بلا ٹلی"

راؤجی "اِسکا بھی مجھے افسوس ہی رہیگا۔ اُس بیچاری کی کوئی خطا نہ تھی۔

الیشور داس۔ "(قطع کلام کرکے) ابھی تو بھٹانی جی دو چار دن تک محل مین آتی نہین دکھائی دیتین۔ اُنکے لئے کیا انتظام کیا جائے"

راؤجی۔ مین توکل چلا جاؤنگا۔ مجھے بیکانیر پر چڑھائی کرنی ہے۔ یہان کا جو کچھ انتظام مناسب تھا' پہلے ہی کر دیا گیا ہے۔ ہمایون بادشاہ کے آنے کی خبر تھی۔ وہ بھی نہین آیا۔ پھر بیکار کیون وقت ضائع کرون۔ تم یہان رہو۔ اور اُس بُرج کے پاس قناتین کھڑی کرواکے پہرہ چوکی کا پورا پورا بندوبست کرو۔ جب بائی جی کا مزاج ذرا دھیما ہو تو سمجھا بجھاکر جودھپور سے آنا۔ مین قلعدار سے کہدونگا۔ وہ سب انتظام کر دے گا"

راؤجی یہ کہکر دوسرے دن اجمیر سے روانہ ہوگئے۔ دیوان نے اُنکے حکم سے رام سر پرگنہ رانی اُمادے کی جاگیر مین لکھ کر پٹہ اُسکے پاس بھیجدیا۔

اب اجمیر مین رانی کی عملداری ہے۔ قلعہ دار اُسکی ڈیوڑھی پر پہرہ و ثبات کا انتظام کرکے روز شام سویرے سلام کو حاضر ہوتا ہے۔ اجمیر کا فوجدار روز رانی کی ڈیوڑھی پر مجرے کے لئے آتا ہے، اور اُسی کی صلاح و حکم سے اپنا کام انجام دیتا ہے۔ اُمادے کا نام اب روٹھی رانی مشہور ہوگیا ہے، وہ بُرج بھی اب روٹھی رانی کا بُرج کہلانے لگا ہے اور آج تک اُسی نام سے مشہور ہے۔

جودھ پور پہونچکر راؤ مالدیو نے سُنا کہ بنگال مین ہمایون اور شیر شاہ سے لڑائی چھڑ گئی، اور دلی، آگرہ خالی پڑا ہے۔ پس اسوقت اُنھون نے بیکانیر کا خیال ترک کردیا، اور پورب کی طرف لوٹ پڑے، اور ہندوان بیانا تک فتح کرتے چلے گئے وہان سے لوٹ کر سمبت ۱۵۹۲ مین بیکانیر بھی جیت لیا۔ اس اثنا مین شیر شاہ ہمایون کو سندھ مین بھگا کر آگرہ پہونچا۔ اُسکے آتے ہی وہ سب راجے، رئیس، ٹھاکر، جنکے علاقے مالدیو نے دبا لئے تھے بیکانیر کی سرپرستی مین شیر شاہ کے دربار مین فریاد کیلئے حاضر ہوئے، اور اُسے راؤ پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کرنے لگے۔ مالدیو بھی بے خبر نہ تھا۔ اسّی ہزار سوار شیر شاہ کے مقابلہ کے لئے فراہم سکئے۔ اور ایشور داس کو لکھا کہ آپ

---

سلہ یہ بُرج قلعہ اجمیر مین دکھن کی طرف واقع ہے۔ ۱۲۰

روٹھی رانی کو لے کر چلے آیئے، اور اجمیر کے قلعہ مین جنگی بندوبست کرا دیجیے۔

روٹھی رانی نے اِسپر کہا مجھے کیا ڈر پڑا ہے۔ مین راجپوت کی بیٹی ہون۔ قلعہ پر کوئی چڑھ آویگا تو مین کرمیتی[له] ہانڈی کی طرح آگ مین جلکر نہ جان دونگی۔ بلکہ مردون کی طرح لڑکر مرونگی۔ راؤ جی کو لکھ دو یہ قلعہ میرے بھروسہ پر چھوڑ دین اور باقی سلطنت کی محافظت کا انتظام کرین۔

راؤ جی نے جواب دیا کہ اجمیر مین تو ہم شیر شاہ سے لڑینگے، وہان رانی کا رہنا مناسب نہین، اگر انھین ایسی ہی راجپوتی دکھانے کی خواہش ہے تو جودھ پور کا قلعہ حاضر ہے۔ ہم اسے بالکل اُنھین کے بھروسے پر چھوڑ دینگے اُن کو بہت جلد لاؤ۔

ایشور داس نے تب رانی سے کہا "بائی جی! مہاراج کو آپکی بات منظور ہے مگر اجمیر کے بدلے جودھ پور کا قلعہ آپ کو سونپا جائیگا۔ آپ یہان

له۔ کرمیتی ہانڈی مہارانا سنگا کی رانی اور راودے سنگھ کی مان تھی۔ جب گجرات کے بادشاہ سلطان بہادر نے سمبت ۱۵۹۱ مین چیتوڑ کا قلعہ تسخیر کیا تو کرمیتی بہتر ہزار عورتون کے ساتھ بچانے کے لئے چتا بناکر جل مری۔

ایسی مثالین راجپوتون مین اکثر ملتی ہین۔

تشریف لے چلیئے وہ اپنا گھر ہے ۔ اجمیر تو پرائی جائداد ہے ۔ تھوڑے ہی دنون سے ہمارے قبضہ مین آیا ہے ۔ رانی نے کہا' بہت خوب ۔ جولاو کی مرضی ہو ۔ اجمیر نہ سہی جودھپور سہی سواری کا انتظام کرو ۔ اگر یہ موقع نہ آجاتا تو مین یہان سے ہرگز نہ جاتی ۔

(۸)

# سوتیاڈاہ

ایشورداس نے اجمیر کے حاکم اور قلعہ دار سے جنگی طیاریون کا انتظام کرنیکے لئے کہا۔ اسی اثنا مین جودھپور سے سروپ دیئی اور دیگر رانیون نے اُس کے پاس ایک بڑی رشوت بھیجی۔ اور استدعا کی کہ جسطرح ممکن ہو اس بلا کو وہین رہنے دو۔ وہ کسی طرح جودھپور نہ آنے پائے۔ اجمیر سے چلتے وقت ہم نے آپ سے یہی بات کہی تھی۔ اور ابتک آپ نے اُس بات کا خیال رکھا ہے اب بھی وہ تمہارے ہی روکے رُک سکتی ہے دوسرا اُسے کوئی نہین روک سکتا آپ راؤجی کو سمجھایئے کہ ایسا ہرگز نہ کرین۔ ہم اس عنایت کے لئے آپ کے بہت احسانمند ہونگے۔ چارن جی رشوت پاکر تانونے کے پھیر مین پڑ گئے۔ کہان تو روز طیاری کی بہت تاکید کیا کرتے تھے۔ کہان اب ڈھیلے پڑ گئے اور طیاری مین بھی توقف ہونے لگا۔

ایک اور نیا گُل کھلا۔ ہمایون نے جو شیر شاہ سے شکست کھاکر سندھ بھاگ گیا

تھا جب سُنا کہ راؤ جی لڑائی کی طیاری کر رہے ہین تو اُنکے پاس اپنا ایک ایلچی یہ پیغام دیکر بھیجا کہ آپ تنہا شیر شاہ سے ہرگز جنگ آزمائی نہ کیجیے گا۔ مین بھی آپ کا ساتھ دینے کو آرہا ہون۔ ہم دونون ملکر اسے شکست دینگے۔ اس مدد کے عوض مین آپ کو گجرات فتح کرا دونگا۔ راؤ جی نے یہ بات مان لی اور بادشاہ کو لکھا کہ آپ جیسلمیر ہوکر تشریف لائے گا وہان والے ہمارے رشتہ دار ہین۔ وہ آپ کا ضرور ساتھ دینگے۔ اُدھر ایشور داس کو تاکید کی کہ رانی کو لیکر جلد آؤ۔ ہم تمھین کچھ ضروری کام کے لئے راول جی کے پاس جیسلمیر بھیجین گے۔ راؤ جی کا منشا تھا کہ اسطرح ہمایون کی اعانت کرکے اُسے تخت پر بٹھا دین۔ اور اُسکے نام سے سارا ملک اپنے تحت مین لائین۔

ایشور داس نے ان اہم فرائض کی بجا آوری مین اپنا زیادہ فائدہ دیکھا بلکہ حاکم شہر اور قلعہ دار سے سواری کا انتظام کرالیا۔ اور روٹھی رانی کو بڑے کر و فر کے ساتھ جودھپور روانہ کردیا۔ دوسری رانیون نے جب یہ خبر سُنی تو ہاتھ پیر پھول گئے۔ کہ اب یہ بلا آپہونچی۔ نہین معلوم اُسکے پاس کیا جادو ہے راؤ جی اُسکے بات نہ پوچھنے پر بھی خوشامد مین لگے رہتے ہین۔ اب اُسے قلعہ سونپ کر آپ لڑنے جائینگے۔ خوب! عورت کیا ہے جادو کی پڑیا ہے

بھلا جب قلعہ اُسکے اشارے پر چلے گا تو ہماری کیا گت ہوگی۔ وہ تو ہماری زندگی دوبھر کر دیگی۔ ہم سے اُسکی حکومت برداشت نہ ہوگی۔ اُس مین کیا سُرخاب کا پر لگا ہے کہ قلعہ اُسکو سونپا جاتا ہے۔ وہ جادوگرنی ہے۔ جادوگری ساٹھ کوس سے وہ منتر مارا کہ جسکا اُتار نہین۔ ظالم دغاباز ایشور داس بھی اپنی طرف آکر پھر اُدھر گیا۔

ایک خواص نے رانی کی یہ گفتگو سُنکر کہا کہ ایشور داس چھوٹ گیا تو کیا ہوا اُسکا چچا آساجی تو یہین موجود ہے۔ اُس سے کام لیجئے۔ وہ ایشور سے بہت زیادہ ہوشیار ہے رانیون کو یہ صلاح پسند آئی۔ جھالی رانی نے اُسی خواص کو آساجی کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ تمہارا بھتیجا وہان بیٹھے بیٹھے بڑی بے ایمانی کر رہا ہے۔ ہمین اب آپ کے سوا کوئی دوسرا نظر نہین آتا۔ آپ ہی ہمارا کام کر سکتے ہین۔ کسیطرح اس بلا کو روکئے ورنہ ہم کہین کے نہ رہین گے۔ آسا نے کہا وہ نا خلف میرے کہنے مین نہین ہے۔ اور جو کچھ حکم ہو اُسے بجا لاؤن۔

جھالی رانی "بھٹانی یہان ہرگز نہ آنے پائے۔"

آساجی "بہت اچھا۔ ایسا ہی ہوگا۔ نہ آنے پائینگی۔"

جھالی رانی "نہ کیسے آئینگی۔ وہ تو چلدین ہین۔ کل پرسون تک آپہونچین گی۔"

آساجی ۔ آپ خاطر جمع رکھئے ۔ مین ایسے راستہ مین روک دونگا"
رانیون نے زر و مال سے آساجی کو مالا مال کر دیا ۔ اور کہا اگر آپ ہمارا
کام کر دینگے تو ہیرے جواہر سے آپکا گھر بھر دیا جائیگا ۔ آساجی نے راؤجی سے
یہ بہانہ کیا کہ ایک ضروری کام سے گھر جا رہا ہون ۔ اور اجازت پاتے ہی اجمیر
کی طرف چلا ۔ جب جودھپور سے پندرہ کوس پورب کو سانہ گانون کے قریب
پہونچا تو اُسے دور سے نشان کا ہاتھی دکھائی دیا ۔ اور نقارے کی صدا کان
مین آئی ۔ سمجھ گیا کہ روٹھی رانی کی صدا کان مین آ رہی ہے ۔

سواری کا دور تک تانتا لگا تھا ۔ ہاتھی کے پیچھے اونٹون کا نوبت خانہ
تھا ۔ اُسکے پیچھے گھوڑون پر نقارہ بج رہا تھا ۔ ذرا اور پیچھے سجے ہوئے اونٹ
اور پھر چیلون[1] کا جھنڈا ہوا مین لہراتا دکھائی دیا ۔ جھنڈے کے پیچھے جنگجو ۔
دلاور ۔ راٹھورون کا ایک رسالہ تھا ۔ پھر بندوقچیون کی ایک قطار ۔ اُسکے
عقب مین تیر انداز ۔ اور اُسکے بعد ڈھال تلوار والے راجپوت تھے ۔ ذرا
اور پیچھے ہٹکر کوتل ہاتھی اور گھوڑے سونے چاندی مین غرق ۔ زری زربفت

[1] جودھپور کے نشان یا جھنڈے مین چیل کی تصویر بنی ہوتی ہے ۔ یہ راٹھورون کا قومی
نشان ہے ۔

کے سامان سے لیس خوشخرامی کرتے چلتے تھے۔ اُنکے بعد نقیب اور چوبدار سونے چاندی کے عصا لئے راستہ صاف کرتے چلتے تھے۔ چا لیشوروداس جی بھی پانچون ہتھیار لگائے۔ اودچی بنے۔ ایک سبکخرام رہوار پر اکڑے بیٹھے تھے۔ جیون ہی اُنکی نظر اپنے چچا آساجی پر پڑی گھوڑے سے اُترکر مجرا کیا۔ اور پوچھا آپ یہان کہان۔ آساجی بولے بائی جی کی پیشوائی کرنے آیا ہون۔ دونون وہین کھڑے ہوکر باتین کرنے لگے جلوس بڑھتا چلا گیا۔

نقیبون کے پیچھے ایک جماعت مسلح عورتون کی آئی جو تیر و کمان اور خنجر لگائے ہوئے تھین۔ اُنھین کے جھرمٹ مین رانی اُما دیئی کا سُنہرا سکھپال تھا۔ اُسپر زری کا گہرا گلابی پردہ پڑا تھا۔ جا بجا بیش بہا جواہرات اور نگینے جڑے ہوئے تھے۔ جنپر نگاہ نہین ٹھہرتی تھی۔ کہار اطلس و کمخواب کے لباس پہنے ہوئے تھے۔ اس مغرق سکھپال کے پیچھے ننگی تلوارون کا پہرہ تھا۔ پھر کئی زنانی سواریان پالکیون پینسون اور رتھون مین تھین۔ اُنکے بعد راٹھورون کا ایک رسالہ۔ اور رسالہ کے پیچھے جلوس کے باقی کوتل ہاتھی۔ گھوڑے اور اونٹ تھے۔ سب کے پیچھے فراشخانہ توشہ خانہ۔ رسد خانہ۔ اور دیگر لوازمات سپاہ کی اونٹ گاڑیان تھین۔

آساجی کے ہمراہی کہتے تھے کہ دیکھین آساجی کیسے اس دھوم دھڑکے سے جلتی ہوئی شاہانہ سواری کو روک دینگے۔ جسکے آگے کوئی چون نہین کرسکتا۔ اتنے مین روٹھی رانی کا سکھپال آساجی کے برابر آپہونچا۔ اُسنے بڑے ادب سے چوبدار کو آواز دیکر کہا بائی جی سے عرض کرو کہ آسا چارن مجرا کرتا ہے۔ اور کچھ عرض بھی کیا چاہتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ دوہا پڑھا۔

مان رکھے تو پیو تج پیو رکھے تج مان
دوی ہاتھی باندھئے ایکہ کھنو ٹھان

یعنی اگر خودداری نبھانا چاہتی ہو تو شوہر کو ترک کرو۔ اور شوہر کی خاطر چاہتی ہو تو خودداری چھوڑ دو۔ کیونکہ ایک ہی تھان مین دو ہاتھی نہین باندھے جاسکتے۔

یہ دوہا سنتے ہی روٹھی رانی کا جوش پھر تازہ ہوگیا اور دل قابو مین نہ رہا۔ فی الفور حکم دیا کہ ابھی سواری لوٹے۔ جو ایک قدم بھی آگے رکھے گردن زدنی سمجھا جائیگا۔ سب لوگ حیرت مین آگئے کہ یہ کیا ہوا۔ یکایک یہ کایا پلٹ کیونکر ہوئی۔ ایشور داس نے بہت زور مارا۔ ہاتھ جوڑے۔ پیرون پڑا۔ ساری لسانی خرچ کرڈالی۔ مگر آساجی کے جادو بھرے لفظون کے سامنے اُسکی کچھ پیش نہ گئی۔ سردار سپہ سالار۔ ہرچند آرزو منت کرتے رہے مگر اُسنے کسی کی نہ سُنی۔ اُسی کوتیانہ گاؤن

مین ڈیرے سے ڈلوا دیے۔

آساجی کو ابھی تک دغدغہ تھا کہ کہین لوگون کے کہنے سُننے سے رانی کا ارادہ پھر نہ پلٹ جاسے۔ پس جون ہی ڈیرے پر گئے وہ درِ دولت پر حاضر ہوا۔ اور مجرا کر کے کہا "بائی جی! آپ پر ہزار آفرین ہے۔ آپ نے جو ٹھان ٹھانی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے"

رانی "باجی وہ دوہا پھر پڑھیے۔ بہت اچھا اور سچا ہے۔ مین اپنی ٹیک کبھی نہ چھوڑونگی۔

آساجی "دوہا پڑھکر" بائی جی! راجاؤن مین سچا بائی دریودھن ہوا اُسی کُل مین آپ ہین۔ رانیون مین آپ کا سا اپنی بات پر قائم رہنے والا کوئی اور نہین ہے"

رانی "باجی! دریودھن نام کا تو ایک ہی راجہ ہوا۔ پھر بھا کی اُما کے نام کی تو کئی رانیان ہوئین۔ اُن مین ایک کے نام کا یہ دوہا مشہور ہے۔

ہار دیو۔ چھند دکیہ۔ مو کیو مان مرم
آما پیو نہ چکھیو۔ اڑو لیکھ کرم

یعنی ہار دیا چھپایا۔ عزت کھوئی۔ پھر بھی اما کو شوہر کا منھ نصیب ہوا۔

اُسکی قسمت کی لکیر آڑی پڑ گئی۔

آسا۔ "بائی جی! وہ تو اُما سانکھیلی تھی۔ اور تم اُما بھٹانی ہو۔ دونون کا گھرانا بھی ایک نہین۔"

رانی۔ (رو کر) "بابا جی دوہے مین تو صرف اُما کہا ہے۔ سانکھیلی اور بھٹانی کون جانے۔"

آسا۔ "کیون نہ جانے۔ یہ دوہا اچل داس کا کہا ہوا ہے۔ اُما دیئی سانکھیلی اُسکی رانی تھی۔ اُسے سب جانتے ہین۔ کیا تم نہین جانتین؟"

۵۱ اُما دیئی سانکھیلی گاگرون کے راجہ اچل داس کی رانی تھی۔ اُسکی سوت سوڑھی رانی راجہ سے ایسی مُنھ لگی تھی کہ راجہ اُسکے خوف سے سانکھیلی کے پاس نہین جاتا تھا۔ جب اس طرح بہت سال گذر گئے تو ایک دن سوڑھی رانی نے سانکھیلی کے پاس ایک بیش قیمت ہار دیکھکر ایک رات کے لیئے مانگا۔ اُس نے اس شرط پر وہ ہار دیا کہ سوڑھی راجہ کو ایک رات اُس کے پاس آنے دے۔ سوڑھی نے یہ بات منظور کر لی۔ مگر راجا کو سمجھا دیا کہ جاتا مگر چُپ چاپ رات کاٹ کر چلے آنا۔ راجا نے ویسا ہی کیا۔ سویرے سانکھیلی رانی نے بڑی حسرت و یاس کے لہجہ مین یہ دوہا پڑھا۔ مگر زن مرید راجا کو ذرا بھی ترس نہ آیا۔ راجپوتانہ کے لوگ مایوسی کے عالم مین یہ دوہا پڑھا کرتے ہین۔

رانی :۔ "میرے اور تمہارے جاننے سے کیا ہوتا ہے۔ دو ہے ین تو
کوئی تشریح نہین کی۔ میرے اور تمہارے پیچھے کون جائیگا ؟"

آساجی :۔ تمہارے پیچھے تک اگر جیتا رہا تو تمہارے نام کو زندہ جاوید
بنا جاؤنگا۔"

رانی :۔ بڑی خیریت ہوئی کہ آپ آ گئے۔ اگر آپ نہ آتے تو نہ جانے کیا ہوتا۔
آپ کے بھتیجے کے دم دھاگون مین آکر مین اپنی مرجاد چھوڑ دیتی تو
سوتین مجھپر ہنستین اور کہتین کہ بس اتنا ہی پانی تھا !"

اتنے مین چوبدار نے التماس کی ایشور داس حاضر ہے۔ آساجی یہ سنتے ہی
کھسک گئے۔ ایشور نے آکر کہا "بائی جی۔ آپ نے کیا ستم کیا۔ چلتی سواری
راہ مین ٹھہرا لی۔ راؤجی آپ کا راستہ دیکھ رہے ہین۔ کمار رام سنگھ۔
راے مل۔ اودے سنگھ اور چندر سین وغیرہ آپ کی پیشوائی کے لئے
طیار ہین۔ سارے شہر مین جشن ہو رہا ہے کہ روٹھی رانی تشریف لاتی ہین
اور راؤجی انھین قلعہ سونپ کر لڑنے جاتے ہین۔ بھلا یہان رُک جانے سے
لوگ اپنے دل مین کیا سمجھینگے۔

انتظام ہودہ میرے سپرد کرین۔ اور خود شوق سے لڑنے جاوین۔

راجپوتون کو دشمنون سے لڑنے مین تامل نہ کرنا چاہیئے۔"

ایشور" کیا اندھیر کرتی ہو۔ یہان رہکر کیا کروگی۔ راؤ جی نے اپنے پرائے سب سے دشمنی پیدا کر رکھی ہے۔ سارے خاندان مین نفاق پھیلا ہوا ہے۔ بیرم دیو میڑتیا اور مارواڑ کے دوسرے ٹھاکر اور جاگیردار جنکی زمین راؤ جی نے چھین لی ہے شیرشاہ کے پاس فریاد کرنے گئے ہین۔ ایک طرف سے شیرشاہ اور دوسری طرف سے ہمایون کے آنے کی خبرین اڑ رہی ہین۔ ایسی حالت مین تو یہی انسب ہے کہ آپ جودھپور چلکر قلعہ کی نگرانی کیجیئے۔

رانی" بادشاہ آتے ہین تو آنے دو۔ مجھے انکا کیا ڈر پڑا ہے۔ مین نے تو تم سے جو بات اجمیر مین کہی تھی وہی یہان بھی کہتی ہون۔ راؤ جی اگر کوئی کام میرے سپرد کردینگے اور اپنی آدھی فوج بھی میرے ساتھ کردینگے تو مین یہان بیٹھے بیٹھے جودھپور سنبھال لونگی۔ راؤ جی جہان چاہین جائین۔ مین اب جودھپور نہ جاؤنگی۔ ہان اگر راؤ جی کی مرضی ہو تو راؤسر مین جا رہون۔"

ایشورداس کہہ سنکر ہار گئے۔ جب کچھ بس نہ چلا تو جودھپور آکر راؤ جی

سے عرض کی کہ مین نے تو بائی جی کو یہان آنے پر راضی کر لیا تھا۔مگر آساجی نے بنی بات بگاڑ دی۔ ساری محنت پر پانی پھیر دیا۔آپ نے اُسے بھیجا کیون ارانی اُمادیئی کو تو آپ جانتے ہین آساجی نے جاتے ہی مان مرجادکا ذکر چھیڑ دیا۔ بس وہ مچل گئین۔ اور کوسانے مین ڈیرے ڈالدیے۔مین نے بہت عرض معروض کی مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی ۔کسی نے پاگل سے پوچھا گا تو نے کیون جلایا ؟ اُس نے کہا خوب یاد دلایا اب جلاتا ہون"

راؤجی:۔ "پھر اب کیا کرنا چاہئے۔کیسے بھیجون"

ایشور:۔ "مجھے تو ایسا کوئی نظر نہین آتا جو اُنھین جاکر مناوے۔ اور وہ بھی آساجی کے ہوتے"

راؤجی:۔ "آساجی تو مجھ سے گھر جانے کی رخصت لے گئے تھے"

ایشور:۔ "بس اسی مین کچھ چال ہوئی"

راؤجی:۔ "چال کیسی؟"

ایشور:۔ "کوئی خاص بات نہین (کہتے کہتے رُک گئے کیونکہ خود بھی رشوت ہضم کئے بیٹھے تھے)"

راؤجی:۔ "تو کچھ سوچو کیا کرنا چاہئے"

ایشور" ۔ فی الحال تو آساجی کو حکم ملنا چاہئے کہ یہان سے چلے جائین پھر دیکھا جائے گا۔"

اتنے مین ہمایون سندھ سے مارواڑ مین آیا۔ اور آگرہ سے شیر شاہ کے سفیر راؤجی کے پاس یہ پیغام لیکر پہونچے کہ ہمایون کو پکڑنا۔ ہرگز نہ جانے دینا۔ اسکے بدلے مین گجرات فتح کرکے تمھین دیا جائیگا۔ یہ سُنکر راؤجی دُبدھا مین پڑ گئے۔ یہ خبر ہمایون نے بھی سُنی۔ ادھر نہ آیا۔ اوپر ہی اوپر لوٹ گیا۔ اُسکے ہمراہیون نے مارواڑ مین گاؤکشی کی تھی۔ راؤجی نے اس شرانگیزی کا انتقام لینے اور نیز شیر شاہ کی نظرون مین وفادار بننے کی غرض سے اپنی فوج ہمایون کے پیچھے روانہ کی۔ مگر وہ بچکر نکل گیا۔

(۹)

# راجپوتون کی بہادری

شیر شاہ نے جب سُنا کہ ہمایون صاف بچکر نکل گیا تو اُسے شک ہوا کہ
راؤ جی کی ضرور اس سے سانٹھ گانٹھ ہے۔ بگڑ گیا۔ اور فوراً مارواڑ پر چڑھ دوڑا۔
راؤ جی اجمیر جانے کو تو پہلے ہی سے طیار تھے۔ اب میڑتے کا راستہ چھوڑ کر
جیتارن کے راستہ سے چلے۔ جودھپور کے فوجدار نے راؤ جی کے حکم سے کوسانہ
مین جاکر رانی اُمادیئی کے جلوس کا انتظام میڑتہ کے حاکم سے لے لیا۔ میڑتہ کے
حاکم اور آساجی دونون نے رخصت ہوتے وقت رانی کے سرکار سے خلعت پائے۔
حاکم میڑتہ کو گیا۔ آساجی جیسلمیر سدھارے۔ راؤ جی نے نادرشاہی حکم دیا تھا
کہ تم آج سے ہماری سلطنت مین نہ رہنا۔

جب راؤ جی اجمیر پہونچے تو شیر شاہ نے سُنا کہ اُنکے پاس ۸۰ ہزار سوار
ہین سنتے ہی سناٹے مین آگیا۔ ہیاؤ چھوٹ گیا۔ آگے قدم نہ اُٹھے۔ مگر بیرم جی میڑتے
نے کہا آپ چلین تو سہی۔ مین راؤ جی کو دم کے دم مین سے

بھگائے دیتا ہون۔ ہندوؤن مین نا چاقی و نفاق نے ہمیشہ ملک ویران کئے ہین۔ اور غیرون سے ہمیشہ ذکین دلائی ہین۔ یہ بیرم جی میڑتہ کا سردار اور اُس بہادر جیمل کا باپ تھا جس نے چتوڑ کے محاصرہ مین اکبر کو ناکون چنے چبوائے تھے۔ اور جسکے نام پر آجتک سارا راجستان ناز کرتا ہے۔ راؤ جی نے اُسے میڑتہ سے نکال دیا تھا۔ اِسی کا انتقام لینے کے لئے وہ شیر شاہ سے جا ملا تھا۔

شیر شاہ کو بیرم جی کے کہنے کا یقین نہ ہوا۔ وہ پھونک پھونک کر قدم دھرتا آگے کو چلا۔ مگر جب اجمیر بہت قریب رہ گیا تو اُسنے اُن سے کہا کہ اب آپ اپنی ہوشیاری دکھائیے۔ بیرم نے کہا بہت خوب چنانچہ اُسنے راؤ مالدیو جی کے سردارون کے نام فارسی مین اس مضمون کے فرمان لکھے۔

"ہم آپ صاحبون کے متواتر تقاضون سے مجبور ہوکر یہان تک آپہونچے ہین۔ اَب آپ لوگ اپنے عہد و پیمان کے مطابق راؤجی کو گرفتار کر کے ہمارے پاس لے آئین۔ خرچ کے لئے فیروزیان[۵۱] بھیجی جاتی ہین۔"

بعد ازان متعدد ڈھالین منگا کر ایک فرمان اُنکی گدی مین رکھکر سی دیے۔

---

[۵۱] فیروز شاہی سکون کو کہتے تھے جو اُس زمانہ مین چلتا تھا۔

اور جس ڈھال مین جس سردار کے نام کا فرمان تھا وہ اُسی سردار کے پاس بیچنے کے لئے بھیجا۔ اور بیچنے والے سے کہدیا کہ وہ جس دام مین لین دے آنا۔ نفع نقصان کا خیال نہ کرنا۔ پھر کئی لاکھ فیروزیان شیر شاہی خزانہ سے لیکر کچھ تو آپ رکھ لین اور باقی اپنے آدمیون کے ہاتھ راؤجی کے اُردو بازار مین بھواکر سستے دامون بکوا ڈالین۔ اسطرح راؤجی کے سردارون نے لڑائی کی ضرورت سے ڈھالین سستی مہنگی خرید لین۔

یہ کارروائی کرکے رات کو بیرم جی راؤ مالدیو کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ آپ نے میڑتہ مجھ سے چھین لیا۔ اور بیکانیر کے راؤ جیستی کو مار ڈالا لہذا اگر شیر شاہ سے ملجائین تو حق بجانب ہے۔ پر آپ کے اور سردار اُس سے کیون ملگئے ہین۔ غالباً اُنھون نے خوب رشوت لی ہے۔"

راؤجی آجی مجھے تو اسکی خبر نہین۔ اسکا کوئی ثبوت بھی ہے؟"

بیرم ثبوت کیون نہین ہے۔ اپنے سردارون کی ڈھالین دیکھئے۔ ان کی گدیون مین بادشاہ کے فرمان ہین اسکے علاوہ لاکھون فیروزیان بادشاہ سے لی گئی ہین۔ کیا بازار مین نہ بکی ہونگی؟"

---

ے بیرم جی راؤ مالدیو کا رشتہ مین دادا ہوتا تھا اور جیمل چچا

بیرم یہ پھلجھڑی چھوڑ کر چلتا بنا۔ پر راؤ جی پھیر مین پڑ گئے۔ آدمی بھیجکر فیروزپورنکا
پتہ لگایا تو وہ سب رئیسون کے پاس نکلین۔ اُن سے پوچھا تو جواب ملا کہ اپنے ہی آدمی
بیچ گئے ہین۔ اب تو راؤ جی کو شک کی جگہہ یقین ہو گیا۔ کہ سردار ضرور بادشاہ سے
مل گئے ہین۔ دوسرے دن جب سردار مجرے کو آئے تو راؤ جی نے اُنکے پاس
نئی نئی ڈھالین دیکھ کر کہا یہ کہان سے آئین۔ جواب ملا کہ بیوپاریون سے
خریدی گئی ہین۔

راؤ جی نے دیکھنے کے بہانے سے سب ڈھالین رکھ لین۔ دربار برخاست
ہو جانے کے بعد اُسمین چروا کر دیکھا تو وہی فرمان ملے جنکا ذکر بیرم نے کیا تھا۔
منشی بلوا کر پڑھوایا تو مضمون بھی وہی نکلا۔ اب یقین کامل ہو گیا کہ سردار لوگ
مجھے ضرور دغا دینگے اسمین شک نہین کہ بیرم جی کی چال کام کر گئی۔ مگر اسکا
باعث یہ نہین تھا کہ چال بذات خود بہت اچھی تھی۔ بلکہ اسلئے کہ راؤ جی کو اپنے
سردارون پہ پہلے ہی سے کچھ شبہہ تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کل سردارون کے
ڈھالون مین فرمان دیکھکر فوراً تاڑ جاتے کہ مجھے دھوکہ دیا گیا ہے۔ یہ
کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ سب سردار ڈھالون ہی مین یہ فرمان چھپاتے
کیا اُنھین اور کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ اور پھر سب کے سب نئی نئی ڈھالین

خریدتے ! ۔ یہ نکتے راؤجی کے ذہن مین نہ آتے ۔ کماررام سے تو پہلے ہی بدظن ہو رہے تھے ۔ اب سردارون پر سے بھی اعتبار جاتا رہا ۔ اُسی دم حکم دیا کہ فوج یہان سے کوچ کرے ۔

اس حکم نے تمام فوج مین کھلبلی مچادی ۔ پُرجوش راجپوت اپنے ارمان نکالنے کی طیّاریان کر رہے تھے ۔ کوئی تلوار صاف کر رہا تھا ۔ کوئی وردی سنبھال رہا تھا ۔ کوئی تیروکمان پر مشق کر رہا تھا ۔ ساری فوج مین دوسرے دن لڑنے کی خوشی پھیلی ہوئی تھی ۔ کہ یکایک راؤجی کا یہ حکم صادر ہوا ۔

سردارون کو فوراً کھٹکا ہوا کہ راؤجی ہم سے بدظن ہو گئے ۔ ورنہ جیتی جتائی لڑائی چھوڑکر یون کوچ کا حکم ہرگز نہ دیتے ۔ سب کے سب جمع ہو کر راؤجی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ہماری طرف سے دل مین کسی قسم کی بدگمانی نہ رکھئے ۔ ہم مرتے دم تک آپکا ساتھ نہ چھوڑینگے ۔ ہم لڑکر جان دیدینگے مگر رن سے مُنہہ نہ موڑینگے ۔ ہم شیرشاہ سے ہرگز نہین ملے ۔ ضرور آپ کو کسی نے مغالطہ مین ڈال دیا ہے ۔ پر راؤجی کو یقین نہ آیا ۔ نہ آیا ۔ اور فوج کوچ کرنے کی تیاری کرنے لگی ۔

شیرشاہ نے غنیم کو یون میدان سے بھاگتے دیکھ کر بیرم جی اور دوسرے

سازشی سرداروں کے ہمت دلانے سے راؤ جی کا پیچھا کیا۔ جب راؤ جی بابرہ ضلع جیتارن کے پاس سمبل ندی سے اُترے تو اُنکے سورما سردار جیتا اور کونپا نے عرض کی کہ یہاں تک جو سرزمین ہم پیچھے چھوڑ آئے ہین وہ آپکی جیتی ہوئی تھی۔ اور ہمارے قبضہ مین تھوڑے ہی دنوں سے تھی۔ مگر اب یہاں سے آگے ہمارے بزرگوں کی جائداد ہے۔ ہم ایسے کپوت نہین ہین کہ اپنے باپ دادون کے ملک کو یون سہج مین چھوڑکر چلے جائین۔ آپ جاتے ہین۔ خوشی سے جائیے۔ ہم تو شیرشاہ سے یہین جم کر لڑینگے وہ بھی تو دیکھے کہ راجپوت زمین کے لئے کیسی بیدردی سے لڑکر جان دیتے

راؤ جی نے کہا یہان لڑنا فضول ہے۔ اب چلے ہین تو جودھپور ہی پہونچکر لڑینگے۔ مگر جیتا کونپا نے نہ مانا۔ وہ اپنے دس ہزار جانباز دلاور راٹھوڑون کو لیکر پلٹے اور بادشاہی فوج پر پل پڑے۔ اور ایسا جی توڑ لڑے کہ بادشاہ سمجھا اَب ہارا اور اَب ہارا۔ مگر دس ہزار راجپوت پچاس ہزار آدمیون کے مقابلہ مین کیا کر سکتے تھے۔ ہان اُنھون نے اُس راجپوتی دلیری کا نمونہ دکھا دیا۔ جو فتح پور سیکری۔ ہلدی گھاٹ۔ چتور گڈھ کے میدانون مین بار ہا

لہ جیتا اور کونپا بھی بیرم جی کیطرح راؤ جی کے خاندان کے تھے۔

ظاہر ہو چکی ہے۔ اور اگرچہ سب کے سب کھیت رہے مگر اپنی بہادری کا سکّہ بادشاہ کے دل پر جما گئے شیر شاہ نے خدا کا دوگانہ شکریہ ادا کیا۔ اور سرداروں سے کہا "بڑی خیریت ہوئی ورنہ مٹھی بھر باجرے[1] کے لئے ہندوستان کی سلطنت ہاتھ سے گئی تھی"۔

دوسرے دن اس ہار کی خبر پاکر راؤجی نے سیوانے کی طرف باگ موڑی۔ جودھپور کو لکھا کہ قلعہ کی خوب طیاری کرو۔ اور رانیوں کو ہمارے پاس بھیجدو۔ روٹھی رانی کو بھی یہی پیغام دے دو۔ قلعہ دار نے حکم پاتے ہی سب رانیوں کو سیوانے بھیجدیا۔ جودھپور سے پچھم میں تیس کوس پر واقع ہے۔ اور خود قلعہ درست کرکے لڑنے مرنے کے لئے طیار ہو بیٹھا۔ جو اکثر سردار راؤجی کی بدگمانی سے رنجیدہ خاطر ہوکر الگ ہو گئے تھے اور نیز وہ جو جیتا کو نپا کے ہمراہیوں میں سے بچ رہے تھے وہ سب ملکر کوسانے میں روٹھی رانی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس طرح رانی کے پاس جانبازوں کی ایک خاصی جماعت طیار ہو گئی۔ رانی نے باوجود قلعہ دار کے متواتر تقاضوں کے کوسانے سے کوچ نہ کیا۔

[1] اس ملک کی خاص پیداوار باجرا ہے۔

شیر شاہ خود تو نہ آیا۔ مگر اُسنے اپنے سردار خواص خان کو پانچ ہزار سپاہیون کے ساتھ جودھپور فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ اُسنے آکر قلعہ گھیر لیا۔ قلعہ دار اُس سے کئی دن تک لڑا۔ مگر جب قلعہ کا سب پانی خرچ ہو چکا تو اُس نے دروازہ کھول دیا۔ اور ایک گھمسان لڑائی لڑکر مرگیا۔ قلعہ پر خواص خان کا قبضہ ہوگیا۔ اسطرح راؤجی کی بدگمانی اور بزدلی نے دشمنون کے ہاتھ مین زبردستی فتح کا جھنڈا دے دیا۔

جیتا اور کونپا کے مارے جانے کے بعد بھی راؤجی کے پاس ستر ہزار سپاہ تھی۔ اگر بجائے سیوانے کے جودھپور آتے۔ اور ساری جماعت سے مقابلہ کرتے تو یقین تھا کہ بادشاہ کو شکست ہوتی۔ ورنہ یہ نوبت آگئی کہ پانچ ہزار آدمیون نے جودھپور کا محاصرہ کرکے اُسے فتح کرلیا۔ راجپوتون نے جہان بیحد دلاوری دکھائی ہے۔ وہان بسا اوقات فنون سپہ آرائی اور نقل وحرکت کی خامی کا بھی ثبوت دیا ہے۔

خواص خان نے قلعہ پر اپنا تسلط جماکر فوج کا ایک حصہ بیکانیر کو روانہ کیا کہ وہ راؤ جیتی کے لڑکے کلیان مل کا وہان عمل دخل کرادے۔ اسیطرح بیرم جی کے ساتھ بھی تھوڑی سی فوج میڑتہ فتح کرنے کے لئے بھیجی۔

اتنے مین خواص خان کو خبر ملی کہ راٹھور کو ساسے مین جمع ہو رہے ہین وہ فوراً پہونچا۔ اور روٹھی رانی سے کہلایا کہ یا تو ہم سے لڑو۔ یا جگہ خالی کردو۔ رانی نے جواب دیا کہ مین کہ مین لڑنے کو طیار ہون۔ تیرا جب مزاج چاہے آجا۔ مین عورت ہون تو کیا۔ مگر راجپوت کی بیٹی ہون۔

خواص خان نے اپنے سردارون سے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اُنھون نے کہا ابھی تھوڑے سے راجپوتون نے بادشاہ سے لڑکر آفت مچادی تھی۔ اُنکے ساتھ راجا بھی نہ تھا۔ اگر وہ ہوتا تو نہین معلوم کیا غضب ہوجا۔ اب پھر اُنھین سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا کیا ضرور ہے۔ اگرچہ راجہ یہان نہین ہے۔ مگر رانی تو ہے۔ اُسکے سردار اپنی رانی کی عزت بچانے کے لئے جی توڑ کر لڑینگے۔ اور رانی خود بھی دبنے والی نہین نظر آتی۔ خواص خان نے کہا یہ تو ٹھیک ہے پر اگر یہان سے بلا لڑے چلا جاؤن گا تو لوگ کہین گے کہ مرد ہوکر ایک عورت کے سامنے سے بھاگ گیا۔ سردارون نے جواب دیا کہ عورت سے نہ لڑنے مین اتنی ذلت نہین جتنی اُس سے ہار جانے مین۔ آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ اس امر مین بادشاہ کی رائے کی استدعا کیجاے۔

بادشاہ اُسوقت اجمیر مین تھا اور رانا اُدے سنگھ پر چڑھائی کرنے کی فکر

تھا۔ خواص خان کی عرضی پہونچتے ہی اُسنے جواب دیا کہ اب اُس بھڑون کے چھتے کو نہ چھیڑدو۔ جو ملک قبضہ مین آگیا ہے اُسی کو غنیمت سمجھو۔ ہان اگر وہ خود لڑنے آئین تو میدان سے نہ ہٹو۔ یہ جواب پاکر خواص خان سنے رودھی رانی سے لڑائی کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ہان اُسکے پاس کہلا بھیجا کہ جہان میرا لشکر پڑا ہے حکم ہو تو وہان ایک گاؤن بسا کر چلا جاؤن۔ تاکہ آپ کے ملک مین میرا بھی کچھ نشان رہ جاے۔

...ن سے فرمایا "نام نیکی سے رہتا ہے۔ گاؤن بسانے سے نہین۔ اسوقت تو جودھپور کا حاکم ہے۔ اگر تو رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا۔ اُسے آرام چین سے رکھے گا تو لوگ آپ تیری یادگار بناوینگے"

خواص خان سنے گذارش کی "خدا آپکی زبان مبارک کرے۔ مین جو اپنے ہاتھ سے کر جاؤن وہی اچھا ہے۔ پھر نہین معلوم یہان میرا رہنا ہو یا نہ ہو"

رانی سنے اپنے سرداروں سے مشورہ کیا۔ اُنھون نے کہا کیا نقصان ہے۔ اپنے دیس مین ایک گاؤن اور بڑھ جائیگا۔ چنانچہ رانی سنے خواص خان کی درخواست منظور کرلی۔ اور وہ نیک مرخواص[۱] پور بسا کر سمبت ۱۶۰۰ مین وہان سے چلدیا۔

---

[۱] یہ گاؤن پرگنہ میڑتہ مین کوساندسے جو پرگنہ بیلاڑ مین ہے دو تین کوس پر ہے۔

(۱۰)

# راؤجی کی وفات

سمبت ۱۶۰۲ مین شیرشاہ اِس دارفانی سے سدھارا۔ اُسنے سلطنت کا انصرام بڑی خوبی سے کیا تھا۔ اور اُسکی انصاف پسندی ہندوستان کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہیگی۔ راجہ ٹوڈرمل اسی بادشاہ کے دربار مین پہلے نوکر داتھا اور وہ آئین لگان جو اکبر کے نام سے منسوب ہین اسی بادشاہ کی تدبیر کے نتیجہ ہین۔

شیرشاہ کی وفات کی خبر پھیلتے ہی راؤجی کے راجپوت اِدھر اُدھر سے خواص خان پر حملے کرنے لگے۔ وہ بھی کچھ دنون تک اُنکا بڑی جوانمردی سے سامنا کرتا رہا۔ آخرکار جودھپور کی بازار مین مارا گیا۔ روٹھی رانی کی ہدایت سے اُسنے جودھپور والوان کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا تھا۔ اسلئے وہ لوگ اُسکی لاش کو بڑی عزّت سے خواص پورے گئے۔ وہان اُسکا ایک مقبرہ بنوایا۔ اُسکے نام کا گانون[1] بسوایا۔ باغ لگوایا۔ ایک اور یادگاری قبر جودھپور مین بنوائی۔ دونون جگہ اُسکی قبر پر منتین چڑھنے لگین۔ ہندو مسلمان دونون آجتک وہان

[1] یہ گانون ... پرگنہ مین کوسانہ سے جو اب پرگنہ بیلاڑہ مین ہے دو میل ... پر ہے۔

چڑھاوے چڑھاتے ہین - فاتحہ پڑھتے ہیں اور اسکا نام عزت سے لیتے ہین - یہ سب اُسکی نیکی کا پھل ہے - جو بہت کم بادشاہون کو میسر ہوا ہے - راؤ جی بھی سیوانے سے راستہ کے افغانی تھانون کو اُٹھاتے ہوئے لڑتے بھڑتے جودھپور پہونچ گئے - اور پھر سے جودھپور مین راٹھورون کا راج ہوا - اسکے ساتھ ہی خانگی جھگڑے بھی شروع ہوئے - جنکا باعث جھالی رانی سروپ دیئی تھی -

راؤ جی کا بڑا بیٹا کمار رام رانی لاچھل دیئی کچھواہی سے پیدا ہوا تھا - وہ زیادہ تر دکھنی رانی کے پاس رہا کرتا تھا - اُس سے چھوٹا راے مل جھالی رانی ہیرا دیئی سے تھا اور اودے سنگھ اور چندرسین رانی سروپ دیئی سے تھے - ہیرا دیئی اور سروپ دیئی دونون چچیری بہنین تھین اپنے اپنے بیٹون کے فایدے کے خیال سے راؤ جی کو کمار رام کی طرف سے جھوٹی سچی باتین بنا بنا کر بدظن کیا کرتی تھین - رام بھی راؤ جی کو اپنی طرف سے کھنچا دیکھکر کھنچا رہتا تھا - اور ارکین سلطنت راؤ جی کی تلون طبعی و کمزوری کو دیکھکر رام کو بھڑکاتے رہتے تھے -

مارواڑ کے امیر گھرانون مین مردون کے لئے داڑھی ترشوانے اور عورتون

کے لیے ہاتھی دانت کا چوڑا پہننے کے دو بڑی خوشی کے موقع ہیں۔ ان تقریبوں میں خوب محفلیں آراستہ ہوتی ہیں۔ خوب دعوتیں کھلائی جاتی ہیں۔ رام سمبت ۱۲۴۴ میں سولہ برس کا ہو گیا۔ اُسکے ٹھوڑی داڑھی مونچھیں بھی نکل آئیں۔ داڑھی جب تک ٹھوڑی کے اوپر نیچے میں سے کھینچ لی جاتی جاتی اُس وقت تک ہندو مسلمانوں میں کوئی امتیازی علامت نہیں رہتی۔ گویا ہندو اور مسلمان داڑھی ہی پہچان ہے۔ رانی لاچھل دیوی نے اپنے بیٹے کمار رام کی داڑھی چھلوانے کا سامان کر کے راؤ جی سے اس رسم کے ادا کرنے اور جشن منانے کی اجازت مانگی۔ اُنھوں نے منظور کر لیا۔ مگر چونکہ جودھپور میں بہت گرمی تھی اسلئے رام کی تجویز ہوئی کہ منڈور[1] میں جا کر خوشیاں منائے۔

جو دلکش باغوں اور نظاروں سے بھرا ہوا ہے۔ اس بہانے سے وہ منڈور چلا آیا اور یہاں اپنے دوستوں اور معاونوں اور رازداروں کو جمع کر کے بولا کہ راؤ جی ضعیف ہو گئے ہیں۔ اُنکی بدانتظامی سے ملک میں جھگڑے

---

[1] منڈور مارواڑ کی پرانی راجدھانی ہے۔ جو جودھپور سے تین کوس شمال میں ایک پہاڑی کے سہارے ہے۔

مچے ہوئے ہین - اپنے عزیز لوگ روز بروز دشمنون سے ملتے جاتے ہین
پس آج یہان سے چلتے ہی اُنھین پکڑ لو - اور قید کردو - تاکہ ملک مین
امن امان ہو جاے - یہان یہ صلاح ہوتی ہی رہی - اُدھر راوجی کو بھی
اسکی خبر لگ گئی - اُنھون نے جھٹ پٹ کچھوا ہی رانی لاچھل دیئی کی
ڈیوڑھی پر پالکی بھجوادی - اور کھلایا کہ ابھی قلعہ سے نیچے آجاو - رانی نے پوچھا
میری خطا ؟ جواب ملا کہ تیرا بیٹا تجھ سے بتلادیگا - رانی کو اُسی دم قلعہ
چھوڑنا پڑا - شام کو رام بھی نشۂ نخوت مین جھومتا ہوا آیا اور قلعہ مین جانے لگا
تو قلعہ دار نے کہا آپ کو اندر جانے کا حکم نہین ہے - رام نے کہا جاکر راوجی
سے پوچھو مین نے کون خطا کی ہے اُنھون نے جواب دیا تم ناخلف ہو
اور قلعہ مین رہنے کے قابل نہین - بہتر ہے کہ تم گوندوچ چلے جاؤ - وہین
تمھارے لیے سب انتظام کردیا جائیگا - مجبوراً رام اپنی مان کے ساتھ
گوندوچ چلا گیا - جھالی رانیون نے جب یہ کام اپنی مرضی کے مطابق کرالیا
تو اب روٹھی رانی کے درپے ہوئین - کہ کسی طرح یہ سِل چھاتی پر سے
سرک جاتی تو پھر کسی بات کا کھٹکا نہ رہتا - ہمارے ہاتھ مین ہی ہین
جو چاہتے کرتے چنانچہ راوجی کے کان بھرنے لگین - کہ روٹھی رانی کے

اشارہ سے رام ایسا نا فرمانبردار اور مفسدہ پرداز ہوگیا ہے۔ رانیون کے ایما سے اور لوگون نے بھی روٹھی رانی کی شکایت کی۔ یہانتک کہ راؤ جی نے اُسے بھی گونڈوج بھیجدیا۔ ایکی بار شوہر کا حکم اُس نے بڑے شوق سے مانا۔ کیونکہ کچھواہی رانی اور کمار رام سے اُسکو بہت محبت ہوگئی تھی۔ اسکے علاوہ وہ راؤ جی کو اتنی تشویشون مین مبتلا دیکھکر اُنھین دق کرنا مناسب نہ سمجھتی تھی۔ جس دن اُسکے گونڈوج جانیکی خبر رنواس مین پہونچی اُسکے سوتون کے گھر گھی کے چراغ جلے۔

کمار رام کی شادی رانا اودے سنگھ کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ گونڈوج مین اپنا نباہ نہ دیکھکر وہ اودے پور چلاگیا۔ رانا نے اُسکی بڑی خاطر مدارات کی۔ اور موضع کیلوہ اُسکے قیام کے لئے دیا جو مارواڑ سے بہت نزدیک ہے۔ تھوڑے دنون مین رام اپنی مان اور اُما دیئی دونون کو اُسی جگہہ لے گیا۔ اسطرح جھالی رانیون کے آنکھہ کا کانٹا نکل گیا۔ راؤ جی بھی اندرونی اور خارجی تردداتسے فرصت پاکر تسخیر ممالک مین مصروف ہوگئے۔ اور بہت سے کھوئے ہوئے علاقے پھیر لئے۔ بلکہ کئی نئے علاقے بھی فتح کئے۔

مگر فتوحات کا سلسلہ بہت جلد ٹوٹ گیا۔ اکبر کے تخت پر آنے اور زور پکڑنے سے راؤ جی کو اپنی ہی پگڑی سنبھالنی دشوار ہو گئی۔ رفتہ رفتہ کتنے علاقے ہاتھ سے نکل گئے۔ جوان بخت بادشاہ کے پرجوش پہلوانوں کا بوڑھا راؤ کیا سامنا کرتا اسکی زندگی کے دن بھی پورے ہو گئے تھے آخر سمبت ١٦١٩ کے کاتک مہینہ مین راؤ مالدیو نے بڑی کامیابی سے سلطنت کرنے کے بعد جنت کی راہ لی۔

(۱۱)

# روٹھی رانی کا ستی ہونا

رانیاں ستی ہونے کی طیاریاں کرنے لگین۔ جھالا رانی کو اسکے بیٹے چندرسین نے ستی ہونے سے روک لیا۔ اور کہا کہ دو چار دن مین سب سردار باہر سے آجائینگے۔ اُنسے میری اعانت کا وعدہ کرا کے تب ستی ہونا جھالی رانی نے چندرسین کو باوجود اودے سنگھ سے چھوٹے ہونے کے راوجی سے کہہ سنکر ولیعہد بنوا دیا تھا۔ رانی ہیرا دیئی نے بھی سمجھایا کہ چندرسین کو اسطرح چھوڑکر ستی ہونے مین بہت نقصان ہوگا۔ آخر رانی سروپ دیئی ٹھہر گئی۔ اُسوقت ستی نہ ہوئی۔ دوسری رانیان۔ خواصین۔ رکھیلیان۔ جو شمار مین اکیس تھین راوجی کے لاش کے ساتھ جل مرین۔

راوجی کے مرنے کی خبر بہت جلد سارے دیس مین پھیل گئی۔ اُنکے بڑے بڑے سردار اپنے سر منڈوا کر جودھپور مین آنے لگے۔ رانی سروپ دیئی نے وفات کے پانچوین دن سب سردارون کو اکٹھا کیا۔ اور اُنسے کہا کہ راوجی نے میرے بیٹے چندرسین کو اپنے ہاتھ سے ولیعہد بنایا تھا۔ آپ مین آپکے

ہاتھون مین فیصلہ چھوڑ کر ستی ہوتی ہون - سرداروں نے یکزبان ہوکر کہا کہ چندرسین ہمارے راؤ ہین اور ہم اُنکے چاکر -

اِس جھمیلے مین اور کئی دن کی دیر ہوگئی - رانی روز ستی ہونے کی طیاری کرتی مگر ایک نہ ایک ایسا سبب پیدا ہو جاتا جس سے رُکنا پڑتا - آخر اُسے غصّہ آگیا - بیٹے سے جھلّا کر بولی - تو نے اپنے راج کے لئے مجھے راؤ جی کے ساتھ جانے سے روک لیا - اور ابھی تک تو خود غرضی کی دُھن مین میرے پیچھے پڑا ہوا ہے - مگر جس راج کے لئے میرا دھرم تو نے توڑا اُس راج سے تو یا تیری اولاد کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے گی - یہ بددعا دے کر رانی سروپ دیئی نے چتا بنوائی اور راؤ جی کی پگڑی کے ساتھ ستی ہوگئی -

دوسری پگڑیٰ وفات کے تیسرے ہی دن کیلوہ مین پہونچی جہان گھوائی رانی اور اُما دیئی کمار رام کے ساتھ رہتی تھین - اُس پگڑی کو

لہ جب کوئی راجا مر جاتا تھا تو ناظر اُسکی پگڑی لیکر محلسرا مین جاتا تھا - ستی ہونیوالی رانی اُس پگڑی کو لے لیتی تھی - دوسری رانیان بھی اُسی کے ساتھ ستی ہو جاتی تھین - جو رانی کہین دور ہوتی تھی اُسکے پاس بھی ایک پگڑی روانہ کر دیجاتی تھی -

دیکھتے ہی روٹھی رانی نے اُسیوقت اپنی ٹیک چھوڑدی۔ اُسکا سارا گھمنڈ دور ہوگیا۔ روکر کہنے لگی اب کس سے روٹھونگی۔ جس سے روٹھی تھی وہی اب نہ رہا تو جی کر کیا کرونگی۔ اُسنے میری مان رکھلی۔ اُسنے میرا گھمنڈ نباہ دیا۔ اب مین کس کے لئے جیون۔ میری چتا ابھی بنواؤ۔ مین راؤجی کا ساتھ نہ چھوڑونگی۔ اُدھر لاچھل دیئی بھی ستی ہونے کی طیاری کرنے لگی مگر اُسکا بیٹا رام اپنے باپ کا جانشین بننے کی دُھن مین مان کے ستی ہونے تک نہ ٹھہرا۔ اُدیپور چلدیا۔ اُسکی یہ عجلت اور بے ادبی مان کو بہت ناگوار گزری۔ کفِ افسوس مَلکر بولی۔ رام! تیرے لئے ہمین جودھپور چھوڑکر یہان دِن کاٹنے پڑے۔ اور تو ہمین اِسطرح چھوڑکر بھاگا جاتا ہے جا! اگر میری زبان مین کچھ اثر ہے تو تجھے کبھی مارواڑ مین رہنا نصیب نہوگا تو یا تیری اولاد کبھی مارواڑ کا راج نہ کریگی۔ ہمیشہ میرے ملک کی خاک چھانتی پھریگی۔

چتا طیار ہوتے ہی یہ خبر دور دور تک پھیل گئی کہ روٹھی رانی بھی راؤجی کی پگڑی کے ساتھ ستی ہوتی ہے۔ چار چار پانچ پانچ کوس سے لوگ اُس ستی کا درشن کرنے کے لئے دوڑے۔ سب ہاتھ جوڑ کر تے تھے

ستی ماتا! تجھے آفرین ہے سچی ستی اس کلجگ مین توہی ہے۔ دھن ہے تجھکو اور تیرے مان باپ کو۔ دھن ہے اس دیس میواڑ کو جسے تو ستی ہو کر پاک کر رہی ہے۔ لاچھل دیئی! تجھے بھی دھن ہے تم دونون عصمت کی دیوانی ہو۔ تمھین ہمارا پرنام ہے۔

چتا طیار ہوگئی۔ باجے بجنے لگے۔ دونون رانیان۔ یا دونون دیویان گھوڑون پر سوار ہو کر بازارون سے نکلین۔ جوق کے جوق لوگ دیکھنے کو پھٹے پڑتے تھے۔ روپے۔ زیور اور جواہرات لٹائے جا رہے تھے۔ چتا پر پہونچکر دونون آمنے سامنے بیٹھین۔ اور شوہر کی پگڑی بیچ مین رکھ لی آگ دینے والا کوئی نہ تھا۔ سب لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے۔ فرط ادب سے کسی کے منھ سے آواز بھی نہ نکلتی تھی۔ روٹھی رانی کا چہرہ چاند سا چمک رہا تھا۔ یکایک کمار رام کی بیعزتی کا خیال آتے ہی سرخ ہوگیا۔ اسکے دھڑکتے ہوئے دل سے۔ نازک زبان کو ہلاتے ہوئے۔ یہ کلمے نکلے "مین تو اپنے شوہر سے روٹھ کر آئی سو آئی۔ پر کوئی دوسری عورت اسطرح سوت کے بیٹے کا ساتھ کبھی نہ دے" لاچھل دیئی! آنکھ سے جھلا دیکھکر ڈری کہ کہین میرے بیٹے کو کوئی سخت بد دعا نہ دیدے۔ تو بیچ مین

بولی اُٹھی تاکہ روٹھی رانی خاموش ہو جاوے" بائی جی! اُس ناخلف نے سگی ماں کا تو کچھ خیال ہی نہ کیا - اور کیا کرتا - وہ ذرا دیر ٹھہر جاتا تو ہمین راؤ جی کے ساتھ جانے مین اِتنی تاخیر نہ ہوتی - اُسکو روکتا کون تھا - آگے بڑھا دیتا تو چلا جاتا"

شوہر کا پیارا نام سُنکر اُمادیئی کو جوش آگیا - شوہر کی سچی محبت - سچا عشق اُسپر چھا گیا - اِسوقت اُسکی نگاہ جسپر پڑتی تھی وہ متوالا ہو جاتا تھا کسی نے خوب کہا ہے -

نین چھکے بینا چھکے - چھکے ادھر مسکلے
چھکی درشٹ جا پر پرے - رُوم رُوم چھک جائے

یعنے

آنکھین - باتین - اور تبسم کرنے والے ہونٹ سب نشہ مین مست ہین - اور مست نگاہین جسپر پڑتی ہین اُسکا رُوبان رُویان مست ہو جاتا ہے - پھر روٹھی رانی نے ذرا سنبھلکر کہا - دیکھو یہان کوئی راٹھور تو نہین ہے؟ حُسن اتفاق سے جیت مالوت نام کا ایک کنگال راٹھور ملا - وہ ڈرتا ڈرتا آیا اور ہاتھ جوڑکر بولا سّتی ماتا! مجھپر دیا کیجیے - مین تو بھوکون سے تنگ ہوکر

مارواڑ چھوڑ آیا ہون اور میواڑ مین محنت مشقت کرکے پیٹ پالتا ہون۔ مین چتا مین آگ دینے کے قابل نہین ہون۔

اُمادیئی نے کہا ٹھاکر درومت! اشنان کرکے چتا مین آگ دیدو۔ تم راٹھور بنس سے ہو اس لئے تمھین بُلایا ہے۔

اُس نے پھر عرض کی ستی ماتا! آگ تو مین دونگا پر ماتمی[1] فرش بچھاکر بارہ دن کہان بیٹھونگا۔ میرا تو گھر بھی اتنا بڑا نہین ہے کہ جودھپور کی رانی کو داہ کرکے اُسمین ماتم کرسکون۔ مین تو پیڑون کے تلے تارون کی چھاؤن مین رات کاٹا کرتا ہون۔

اُمادیئی نے یہ سُنکر منشی کو اشارہ کیا۔ اُس نے اُسی دم راناجی کے نام تیون کی طرف سے خط لکھا کہ رام ہم کو بغیر ستی کئے چلا گیا ہے آپ یہ کیلوہ گانون اُس سے چھینکر جیت مالوت راٹھور کو دیدین۔ اِس طرح ستی نے دس ہزار نفع کا گانون اُس راٹھور غریب کو دلادیا۔

جیت مالوت نے چھٹی ہاتھ مین لی۔ اور فوراً نہا دھوکر چتا مین آگ دیدی۔ دم کی دم مین وہان ایک تودۂ خاکستر کے سوا کوئی نشان نہ باقی رہا۔

---

[1] وہان ماتم مین جاجم بچھاکر بیٹھنے کا رواج ہے۔

گھڑی دو گھڑی مین ہوا نے راکھ کے ریزون کو ادھر اُدھر منتشر کر کے اور بھی قصہ تمام کر دیا۔

تا سحر وہ بھی نہ چھوڑی تو نے او بادِ صبا
یادگارِ رونقِ محفل تھی پروانے کی خاک

مگر خاک نہ رہی تو کیا۔ روٹھی رانی کا نام ابھی تک چلا جاتا ہے۔ لوگ ابھی تک اُسکے نام کی تعظیم کرتے ہین۔ اِسطرح شادی کے ستائیس برس بعد اُمادیئی کا مان ٹوٹا۔ اور مان کے ساتھ زندگی کا پیالہ بھی ٹوٹ گیا۔ "اُمادیئی بھٹانی! تجھے دھنہ ہے۔ جب تک تو زندہ رہی تو نے اپنی آن نباہی۔ اور مری بھی تو آن کے ساتھ مری۔ تو بمان پر چڑھکر جا۔ فرشتے ہاتھون مین پھول لئے تیری انتظار مین کھڑے ہین۔ کہ تجھے تجھین اور پھولون کی برکھا کرین۔ اے پاک دیوی! جا! عصمت اور عفت تجھپر نثار ہونے کو طیار ہین۔ اور تیرا پیارا شوہر جسکے نام پر تو نے جان دی آنکھین فرش راہ کئے تیرا منتظر ہے۔"

اُمادیئی بھٹانی کے ستی ہونے کی خبر جب جودھپور پہونچی تو لوگ آفرین کرنے لگے۔ قائم رہے دو بھاٹی بنس جسمین ایسی ایسی اجکماریان

پیدا ہوتی ہین۔ شوہر کے روٹھنے پر بھی جسکی چادر عصمت پر بھی کوئی دھبہ نہین لگتا۔ جس سے روٹھتی ہین اُسی کے قدمون پر اپنا سر نچھاور کردیتی ہین۔ ایسا روٹھنا کہین کسی نے دیکھا ہے؟

راؤ جی کے انتقال کے بارھوین دن جیت مالوت کے لیے جودھپور سے پگڑی آئی۔ اُس نے سب کریا کرم کرکے پگڑی باندھی۔ پھر اودیپور جاکر وہ چٹھی رانا اُدے سنگھ کو دی۔ اُنھون نے چٹھی پڑھکر فرط تعظیم سے اُسے سر پر رکھ لیا۔ اور کیلوہ کا پٹہ اُسکے نام لکھوادیا۔ اُس نے لوٹکر اُس گانون پر اپنا قبضہ کرلیا۔ اور جہان روٹھی رانی ستی ہوئی تھی وہان ایک پختہ چھتری بنوادی تھی جسکا نشان ابھی تک موجود ہے روٹھی رانی کی سفارش سے جسطرح جیت مالوت کو کیلوہ مل گیا اسیطرح اُسکی یاد دعا بھی بے اثر نہ ہوئی۔ کمار رام کو جودھپور کی گدی پر بیٹھنا نہ نصیب ہوا۔ اُدے سنگھ اور اکبر کی متفقہ کوششین بھی اُسے وہان کا راج دلانے مین ناکام رہین۔ اِسی ناکامی سے وہ کچھ دنون جلاوطنی کی مصیبتین جھیلکر آخر کار مر گیا۔ اور اپنے ارمان اپنے ساتھ لیتا گیا۔ اُسکے پوتے کیشوداس کو جو اکبر اور جہانگیر کے تذکرون مین کیشو مارو کے

نام سے مشہور ہے۔ مارہ میں ایک چھوٹی سی جاگیر ملی تھی۔ جسکا نام آمھیرا تھا مگر ۱۸۵۷ء کے غدر میں یہ بھی ضبط ہو گئی۔

جھالی رانی سروپ دیئی کی بد دعا بھی آخر کار رنگ لائی۔ اسوقت تو چندر سین جودھپور کا راؤ ہو گیا تھا۔ مگر بعد کو جب اکبر نے راؤ مالدیو کے مرنے کی خبر پاکر مارواڑ پر فوجین بھیجین۔ تو کمار رام۔ رائے مل اور اُدے سنگھ تینون راجکمار شاہی فوج سے آملے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سمبت ۱۶۲۲ بکرمی مین چندر سین نے جودھپور خالی کر دیا۔ اکبر نے اس مُلک کو سولہ برس اپنے تصرف مین رکھکر سمبت ۱۶۴۰ مین اسے اُدے سنگھ کے حوالے کر دیا اُسکی اولاد مین ابتک جودھپور کا راج کرتی ہین۔ چندر سین کے پوتے کرم سین کو جہانگیر نے اجمیر کے علاقہ مین بھنائے کا پرگنہ دیا تھا۔ اُسکی اولاد ابتک وہان ہے۔ اسطرح روٹھی رانی کی کہانی پوری ہوئی۔ وہ مین ہے۔ مگر اُسکا نام آج ساڑھے تین سو سال گزر جانے پر بھی جون کا تون بنا ہوا ہے۔

مارواڑ کے کبیشرون نے اُمادیوی کی تعریف مین جو طبع آزمائیان کی ہین وہ ایسی پُراثر اور پُر درد ہین کہ اُنھین پڑھکر آج بھی رقت آتی ہے۔ اور

دل اُمنڈ آتا ہے۔ اگرچہ اِسوقت ستی ہونے کا رسم نہین ہے۔ مگر اُن نظمون اور گیتون کو پڑھکر اُسوقت کا حسرتناک نظارہ آنکھون کے سامنے آجاتا ہے۔ آسا جی چارن جس نے ایک دوہا پڑھکر اُمادیوی کو ہمیشہ کے لئے شوہر سے الگ کردیا تھا اُسوقت ایک موضع جھالی اور جھالا کے ساتھ رہتا تھا جب اُس نے روٹھی رانی کے ستی ہونے کی خبر پائی تو بولا "اے اُمادیوی! تجھے دھنیہ ہے۔ تو نے کہا تھا جب آخر دم تک میرا مان رہ جائے تب تعریف کرنا جیسا تو نے کہا تھا کر دکھایا۔ تیری ہمت و نیت کو ہزار آفرین ہے"!۔

آسا جی نے اُسی وقت چودہ بندون کی ایک نظم لکھی۔ اور اُسکی نقلین سارے راجپوتانہ مین بھجوائین۔ کیونکہ اُس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مین تمھارے بعد تک زندہ رہا تو تمھارے نام کو زندہ جاوید بنادونگا بات کے سچے نے وعدہ کو وفا کیا۔

یہ اشعار آجتک مارواڑ مین بچے بچے کی زبان پر ہین۔ اور جبتک ان شعرون کے پڑھنے والے باقی رہینگے روٹھی رانی کا نام روشن رہیگا۔

تمام شد

## یادگار قومی

یعنی

[illegible] مشہور قومی نظمیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

قیمت صرف ایک روپیہ عمہ

## پیر درویش

ایک قصہ

از منشی پریم چند

قیمت ۴ر

## طریق دولتمندی

جس میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح

انسان دولتمند ہو سکتا ہے

مولفہ [illegible]

قیمت صرف آٹھ آنہ ۸ر

**بھارت ورش یا مقدس کیتی** - ہندوستان کی گذشتہ عظمت موجودہ تنزل اور آئندہ
ترقی [illegible] قیمت صرف آٹھ آنے ۸ر

## [illegible]

[illegible]

## اردو مضمون نویسی

مضمون لکھنے کے متعلق [illegible]
[illegible] پروفیسر کی نہایت عمدہ کتاب ہے
اس سے بہت جلد اردو مضمون لکھنے کی
عادت پیدا ہو جاتی ہے اور [illegible]
[illegible] ہر موضوع کی نہایت آسانی سے سمجھ
میں آجاتی ہے [illegible] کتاب [illegible]
[illegible]

قیمت صرف آٹھ آنہ ۸ر

رسالہ **زمانہ** کانپور

اردو کا بہترین رسالہ

(جو)

سترہ سال گذشتہ سے ملک کی علمی خدمت کر رہا ہے

ایڈیٹر ........ دیا نراین نگم

پایونیر — زمانہ نے ملک کے تمام انشا پردازوں اور شاعروں کی امداد حاصل کر لی ہے —

ہندوستان — زمانہ اردو رسالوں میں چوٹی کا رسالہ ہے —

بھارت متر — زمانہ کے ہر نمبر میں غور سے پڑھنے کے لایق مضامین ہوتے ہیں —

جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے زمانہ کی [illegible] جلد شروع ہوتی ہے آپ بھی اسی نمبر سے اسکی خریداری شروع فرمایئے —

قیمت چار روپیہ للعہ سالانہ

[illegible] آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایک سادہ پرچہ دیکھ لیجئے اگر (قیمت طلب) نمونہ طلب فرمانا ہو

منیجر زمانہ کانپور سے طلب فرمایئے